بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب یسر ولا تعسر

درس فارسی

شرح

فارسی کی پہلی

افادات

از

حضرت مفتی عبد الرشید صاحب

استاذ حدیث و فقہ جامعہ دینیہ منصوریہ مدرسہ

مؤلف

مفتی رقیب الاسلام قاسمی

خادم جامعہ دینیہ منصوریہ مدرسہ

ناشر

مکتبہ قاسمیہ

جامعہ دینیہ منصوریہ مدرسہ چوناری، گوالپارہ، آسام

تفصیلات

جملہ حقوق بحق تالیف محفوظ ہیں

کتاب کا نام: ـــــــــــــــــــــ درس فارسی

مؤلف: ـــــــــــــــــــــ مفتی رقیب الاسلام قاسمی

معین نظر ثانی: ـــــــــــــــــــــ حضرت مولانا انور حسین قاسمی

تعداد صفحات: ـــــــــــــــــــــ ۹۲

قیمت: ـــــــــــــــــــــ ۹۰/روپیہ

سن اشاعت: ـــــــــــــــــــــ ۱۴۴۶ھ ۲۰۲۴ء

ناشر: ـــــــــــــــــــــ مکتبہ قاسمیہ

کو مپوزنگ: ـــــــــــــــــــــ مفتی رقیب الاسلام قاسمی

فون نمبر: ـــــــــــــــــــــ 7669757124

ای میل: ـــــــــــ rakibulislamalqasmi@gmail.com

ملنے کا پتہ: ـــــــــــــــــــــ مکتبہ قاسمیہ

بمقام: جامعہ دینیہ منصوریہ مدرسہ جئے بھوم، چوناری، گوالپارہ، آسام

انتساب

احقر اپنی اس طالب علمانہ کوشش کو والدین محترمین کی طرف منسوب کرنا باعث سعادت سمجھتا ہے، جن کی جہد مسلسل اور سعیٔ پیہم کے نتیجہ میں اس خدمت کے لائق ہوا، اللہ تعالی انہیں دنیا و آخرت میں راحت و سکون عطا فرمائے۔

نیز بندہ اپنی اس خدمت کے انتساب کو جملہ اساتذۂ کرام کی جانب بھی اپنی سعادت تصور کرتا ہے، جن کی بے پناہ شفقت اور تعلیم و تربیت کے طفیل کچھ لکھنے پڑھنے کا ذوق پیدا ہوا۔

اخیر میں تمام مدارس اسلامیہ کی طرف منسوب کرنا بھی قابل فخر ہے جن کی چہار دیواریوں میں رہ کر علوم اسلامیہ سے آشنائی کی توفیق ملی خصوصا: دار العلوم دیوبند، مدرسہ شاہی مراد آباد، کجائی کاٹا حسینیہ مدرسہ کے نام اس کا انتساب کرتا ہوں۔

احقر رقیب الاسلام غفرلہ
۱۱/ربیع الاول ۱۴۴۶ھ
۱۵/ستمبر ۲۰۲۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض ہے کہ اکابر کے علوم سے استفادہ کے لئے، عربی صرف و نحو اور تفسیر کی کتابیں سمجھنے کے لئے، اور اردو زبان میں مہارت پیدا کرنے کے لئے فارسی کی معرفت ضروری ہے، فارسی دنیا کی قدیم زبانوں میں سے ہے، مسلمانوں نے عربی کے بعد فارسی ہی کو اپنایا کیونکہ مسلمانوں کا بیشتر دینی و ادبی سرمایہ زبان فارسی میں ہے۔

زیر نظر کتاب ''درس فارسی'' فارسی کی پہلی پڑھنے والوں کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر تالیف کی گئی ہے، کتاب میں عبارتوں کا ترجمہ اور قواعد پیرایہ، دلچسپ اور عام فہم بنانے کی کوشش کی گئی ہے، نیز ہر فصل کے بعد اس کے متعلق بقدر کفایت تمرینات بھی دی گئی ہیں، تاکہ قارئین کتاب مطالعہ میں کسی قسم کی کوفت محسوس کرنے کی بجائے دلچسپی اور دلبستگی پائیں۔

میں بنیادی طور پر طالب علم ہوں، ایک طالب علم ہونے کی حیثیت سے یقینا اس میں مجھ سے اغلاط ہوئی ہوں گی، اگر آپ حضرات کتاب میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی پائیں، تو براہ کرم مجھے مطلع فرما کر شکریے کا موقع عنایت فرمائیں۔

اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے اس کتاب کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور امت مسلمہ کے حق میں اس کو نافع بنائے اور راقم سطور کے لئے نجات کا ذریعہ۔ آمین یارب العالمین

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و تب علینا انک انت التواب الرحیم

بندہ رقیب السلام غفر لہ

۱۱/ ربیع الاول ۱۴۴۶ھ

۱۵/ ستمبر ۲۰۲۴ء

دعائیہ کلمات

حضرت مفتی عبد الرشید صاحب دامت برکاتہم العالیہ

استاذ حدیث وفقہ جامعہ دینیہ منصوریہ مدرسہ، جئے بھوم، چونا ری گوالپارہ، آسام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلّیا: امّا بعد: کثرت علم اور اس کی اشاعت **بحمد اللہ** اسی امت کا امتیاز ہے، اور اللہ تعالیٰ سے رہتی دنیا تک اس کی امید ہے۔

بحمد اللہ عزیزم مفتی رقیب الاسلام **حفظہ اللہ** کتاب ''درس فارسی'' کی ترتیب دی ہے، جس سے میں نے کہیں کہیں سے مطالعہ کیا ہے، جو امید افزا اور خوش کن ہے، یہ کتاب طلبۂ عزیز کے لئے از حد مفید ثابت ہوگی، اور فارسی زبان سے کافی حد تک مناسبت پیدا ہوگی، انشاء اللہ۔

رب کائینات سے دعاء ہے کہ یہ کتاب طلبہ کے لئے مفید ثابت ہو، اور مرتب کے لئے ذخیرۂ آخرت بنے، اور اللہ تعالی مزید علمی خدمات انجام دینے کی توفیق عطاء فرمائیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

فقط والسلام

عبد الرشید غفرلہ

۱۴/۳/۱۴۴۶ھ ۱۸/۹/۲۰۲۴ء

تقریظ

حضرت مفتی ابوبکر قاسمی صاحب مدظلہ العالی

مہتمم جامعہ دینیہ منصوریہ مدرسہ چوناری، گوالپارہ، آسام

تائیدی کلمات

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کتاب بنام **درس فارسی شرح فارسی کی پہلی** کو بعض مقامات سے دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی، بحمدہٖ تعالیٰ بہتر پایا، عزیزِ مکرم حضرت مفتی رقیب الاسلام صاحب (مدرسہ جامعہ دینیہ منصوریہ چوناری) نے فارسی کی پہلی پڑھنے والے طلبہ کے لئے ایک مفید شرح مرتب فرمائی ہیں، ناکارہ کے خیال میں فارسی کے طلبہ کے لئے کارآمد ہوگا۔

ناکارہ موصوف کے لئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اس طرح کی خدمات برابر لیتا رہے، اور اس مجموعہ کو قبولیت سے نوازے۔ آمین

ابوبکر غفرلہ
۱۲ ربیع الاول ۱۴۴۱ھ

فہرست

ضمائر 10
جملہ کے اقسام 12
الفاظ مفردہ واضافت 17
مزید الفاظ مفردہ 22
مرکب اضافی 24
مرکب توصیفی کا بیان 24
اسمائے اشارہ 27
واحد اور جمع 28
افعال ناقصہ 31
خبری ترکیبیں 31
مصدروں کا استعمال 33
ابواب افعال 34
ماضی مطلق معروف 35
حروف کا بیان 38
چند مشہور حرفوں کا استعمال 39
کچھ اور ماضی مطلق 41
ماضی قریب 43
ماضی بعید 45
آغاریدن، گرفتن، توانستن اور گزاشتن کا استعمال 46
حروف استفہام 48

ماضی استمراری 49
ماضی احتمالی 52
ماضی تمنائی 53
فعل مستقبل 55
فعل مضارع 57
مضارع کی گردانیں 58
فعل حال کے صیغے 61
امر حاضر معروف 63
نہی حاضر معروف 65
اسم فاعل قیاسی 67
اسم فاعل سماعی 68
اسم مفعول 69
صرف صغیر مع معنی 69
فارسی و اردو اعداد لفظی 70
روزہائے ہفتہ: ہفتہ کے دن 75
ماہ ہائے قمری: قمری مہینے 75
مختلف فقرے 76
حدیث اور بزرگوں کے اقوال 79
دوست کی ملاقات: 83
خرید وفروخت کی باتیں:- 88
لقمان کی سو نصیحتیں 89

ضمائر

ضمیر: وہ مختصر لفظ ہے جس سے غائب یا حاضر یا متکلم کو مراد لیا جائے،

جیسے : او، من، تو۔

ضمائر کی دو قسمیں ہیں: متصل اور منفصل۔

ضمیر متصل: وہ ضمیر ہے جو فعل اور اسم سے لگی رہتی ہیں۔

ضمیر منفصل: وہ ضمائر ہیں جو اسم اور فعل سے الگ رہتی ہیں۔

ضمیر متصل کی پھر تین قسمیں ہیں (۱) مرفوع متصل (۲) منصوب متصل (۳) مجرور متصل۔

ضمیر مرفوع متصل: وہ ضمیر ہے جو فعل سے ملی ہوئی ہو۔ ضمیر مرفوع متصل چھ ہیں ان میں سے صرف واحد غائب میں ضمیر مستتر ہے باقی پانچ صیغوں میں ضمیر بارز ہے

(۱)ضمیر مرفوع متصل: درج ذیل ضمیریں فعل کے بعد آتی ہیں اور فاعل بنتی ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
او مستتر	ند	ی	ید	م	یم
گفت	گفتند	گفتی	گفتید	گفتم	گفتیم
اس نے کہا	انہوں نے کہا	تو نے کہا	تم نے کہا	میں نے کہا	ہم نے کہا

(۲)ضمیر منصوب متصل(۳) ضمیر مجرور متصل:

اگر درج ذیل نقشہ میں مذکور ضمیریں فعل کے بعد آئیں تو ان کو ضمیر منصوب متصل کہتے ہیں، اور ترکیب میں مفعول ہوتی ہیں، اور اگر اسم کے بعد آئیں تو ان ضمائر

کو ضمیر مجرور متصل کہتے ہیں، اور ترکیب میں مضاف الیہ ہوتی ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ش	شاں	ت	تاں	م	ماں

فعل کے بعد آنے کی مثال:

دادش	دادشاں	دادت	دادتاں	دادم	دادماں
اس نے اس کو دیا	اس نے ان کو دیا	اس نے تجھ کو دیا	اس نے تم کو دیا	اس نے مجھ کو دیا	اس نے ہم کو دیا

اسم کے بعد آنے کی مثال:

کتابش	کتاب شاں	کتابت	کتاب تاں	کتابم	کتاب ماں
اس کی کتاب	ان کی کتاب	تیری کتاب	تمہاری کتاب	میری کتاب	ہماری کتاب

ضمیر منفصل:

اگر درج ذیل نقشہ میں مذکور ضمیریں فعل سے پہلے آئیں تو فاعل، یا نائب فاعل، اسم سے پہلے آئیں تو مبتدا، اور اسم کے بعد آئیں تو مضاف الیہ ہوتی ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
او	آنہا، ایشاں	تو	شما	من	ما

فعل سے پہلے آکر فاعل بننے کی مثال:

او گفت	ایشاں گفتند	تو گفتی	شما گفتید	من گفتم	ما گفتیم
اس نے کہا	انہوں نے کہا	تو نے کہا	تم نے کہا	میں نے کہا	ہم نے کہا

اسم سے پہلے آ کر مبتدا بننے کی مثال:					
او دانا است	**آنہا دانا اند**	**تو دانا ای**	**شما دانا اید**	**من دانا ام**	**ما دانا ایم**
وہ عقلمند ہے	وہ عقلمند ہیں	تو عقلمند ہے	تم عقلمند ہو	میں عقلمند ہوں	ہم عقلمند ہیں
اسم کے بعد آ کر مضاف الیہ بننے کی مثال:					
کتابِ او	**کتابِ ایشاں**	**کتابِ تو**	**کتابِ شما**	**کتابِ من**	**کتابِ ما**
اس کی کتاب	ان کی کتاب	تیری کتاب	تمہاری کتاب	میری کتاب	ہماری کتاب

ضمیروں کے استعمال کے چند اصول:

ھدایت ۱ : جس کلمہ کے آخر میں ''ہ'' ہو اور اس کے ساتھ ضمیریں متصل ملائی جائے تو اس ضمیر سے پہلے ''الف'' بڑھا دیتے ہیں؛ تاکہ دو ساکن جمع نہ ہو، جیسے: خامہ ات، گربہ اش، خانہ ام۔

ھدایت ۲ : جن لفظوں کے آخر میں '' الف، واؤ'' ہو ان کے بعد ضمیریں متصل میں ''ے'' بڑھاتے ہیں، جیسے: رویش، پایم، چاقویت۔

جملہ کے اقسام

معنی دار لفظ کی دو قسمیں ہیں: مفرد اور مرکب:

مفرد: وہ تنہا لفظ جس سے ایک معنی سمجھا جائے ، جیسے کتاب، کاغز، قلم۔

مرکب: چند لفظوں کا مجموعہ، جیسے: زید کا قلم، مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسم فعل حرف:

اسم: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی خود بتلائے اور اس میں کوئی زمانہ نہ ہو، جیسے: خالد، قلم، کتاب وغیرہ۔

فعل : وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی خود بتلائے اور اس سے کوئی زمانہ بھی سمجھا جائے، جیسے: پڑھا، پڑھتا ہے، پڑھے گا۔

حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر پورے سمجھ میں نہ آئیں، جیسے: سے، میں، تک وغیرہ۔

آدمی سامنے موجود ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے تین طرح کے ہیں: غائب، حاضر، متکلم:

غائب: جو بات کرتے وقت موجود نہ ہو، حاضر: جس سے بات کی جائے، متکلم بات کرنے والا۔

پھر آدمی تعداد کے لحاظ سے دو طرح کے ہیں: واحد اور جمع۔

واحد: ایک کو، **جمع**: ایک سے زیادہ کو کہتے ہیں۔

صیغہ: فعل کی وہ خاص شکل جو خاص معنی بتائے۔ صیغے چھ ہیں، واحد غائب، جمع غائب، واحد حاضر، جمع حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم:

واحد غائب: ایک غیر موجود شخص یا چیز۔ **جمع غائب**: ایک سے زیادہ غیر موجود شخص یا چیزیں۔

واحد حاضر: ایک موجود شخص جس سے بات کی جائے، **جمع حاضر**: ایک سے زیادہ موجود اشخاص جن سے بات کی جائے۔

واحد متکلم:ایک بات کرنے والا۔ **جمع متکلم**:ایک سے زیادہ بات کرنے والے۔

مرکب: وہ کلام ہے جو دو یا زیادہ لفظوں سے مل کر بنا ہو، جیسے : خامۂ من نو است، (میرا قلم نیا ہے)، اسپِ زید (زید کا گھوڑا)۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں : مرکب مفید اور مرکب غیر مفید :

مرکب مفید: وہ مرکب ہے جس سے پوری بات سمجھ میں آ جائے، جیسے : احمد عالم است (احمد عالم ہے)۔ مرکب مفید کو جملہ بھی کہتے ہیں۔

جملہ کی دو قسم ہیں : جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ :

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں، جیسے زید دانا است (زید عقلمند ہے)۔

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں : جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ :

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جو دو اسموں سے مل کر بنے، ایک کو ان میں سے مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔ جس کا حال بیان کیا جائے اس کو مبتدا اور جو حال بیان کرتا ہے، اس کو خبر کہتے ہیں۔ جیسے "احمد دانا است" میں "احمد" مبتدا ہے اور "دانا" خبر اور "است" علامت خبر ہے۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جو فعل اور فاعل سے مل کر بنے، جیسے زید خواند (زید نے پڑھا) احمد مدرسہ رفت (احمد مدرسہ گیا)۔

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ نہ سکیں، جیسے سبق بیاموز (سبق سیکھ)، آب بیار (پانی لا)۔

مرکب غیر مفید: وہ مرکب ہے جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے، جیسے خرِ عیسی (عیسی کا گدھا)، نانِ گرم (گرم روٹی) وغیرہ۔
مرکب غیر مفید کی دو قسمیں ہیں: مرکب اضافی اور مرکب توصیفی:
مرکب اضافی: وہ مرکب ہے جس میں پہلے اسم کا دوسرے اسم کے ساتھ لگاؤ ہو، پہلے اسم کو مضاف، اور دوسرے اسم کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔
نوٹ: فارسی میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے، اور اردو میں مضاف الیہ کا ترجمہ پہلے اور مضاف کا ترجمہ بعد میں کرتے ہیں، جیسے رسولِ خدا (خدا کا پیغمبر)
ایک قسم اضافت کی **اضافت مقلوبی** ہے، وہ یہ ہے کہ مضاف الیہ مضاف سے پہلے آئے اور اس میں کسرۂ اضافت نہیں آتا ہے، جیسے: کتب خانہ (کتاب کا گھر) پسُ منظر (پیچھے کا منظر) سرُ ورق، پیشُ لفظ وغیرہ۔
اگر مضاف کے آخر میں "الف، واؤ، ہائے مختفی 'ہ'، یا "ی" نہ ہو تو اس کے آخر میں کسرہ ہوتا ہے، جیسے: اسپِ زید، مسجدِ دیوبند۔ اگر "الف یا واؤ" ہو تو مضاف کے آخر میں زیر کی جگہ یائے مجہول "ے" آتی ہے، جیسے: چاقوے احمد (احمد کا چاقو) پاے پدر (باپ کا پیر) اور اگر مضاف کے آخر "ہا' یا "ی" ہو تو ہمزہ سے بدل جاتی ہے، جیسے: خانۂ خدا (خدا کا گھر) روضۂ رسول (رسول کا روضہ) ہادئ عالم اور ساقئ کوثر وغیرہ۔
مرکب توصیفی: وہ مرکب ہے جس میں کسی اسم کی اچھائی یا برائی بیان کی جائے، جیسے: مردِ نیک (نیک آدمی) وغیرہ، جو اسم اچھائی یا برائی بیان کرتا ہے اس

کو صفت، اور جس اسم کی اچھائی یا برائی بیان کی جاتی ہے اس کو موصوف کہتے ہیں، جیسے: " مردِ نیک" میں "نیک" صفت اور " مرد" موصوف ہے۔

مرکب توصیفی میں موصوف پہلے اور صفت بعد میں آتی ہے اور موصوف کے آخر میں مضاف کی طرح کسرہ ہوتا ہے، باقی جو احوال مضاف کے بارے اوپر لکھے گئے ہیں، وہی احوال موصوف کے بھی ہیں۔

فائدہ: **ہائے مختفی:** اس " ہا" کو کہتے ہے؛ جو لکھی جاتی ہے مگر پڑھنے میں ظاہر نہیں ہوتی ہے، یعنی جو "ہ" صرف اظہار اعراب کے لئے لائی جاتی ہے، جیسے: جامہ، خامہ۔

ہائے ملفوظی: وہ "ہا" ہے جو لکھی بھی جاتی ہے، اور پڑھنے میں بھی ظاہر ہوتی ہے، جیسے: شاہ، راہ، ماہ وغیرہ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی رسولہ الذی لا نبی بعدہ

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہے جو یکتا ہے اور رحمت و سلامتی نازل ہو اس کے رسول (محمدؐ) پر جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

الفاظ مفردہ و اضافت

فارسی	اردو معنی	فارسی	اردو معنی
خدا	اللہ تعالی	رسول	پیغمبر
نماز	نماز	روزہ	روزہ
جمعہ	جمعہ	رمضان	رمضان
حج	حج	کعبہ	کعبہ
نام	نام	جہان	دنیا
نامِ خدا	اللہ تعالی کا نام	خدائے جہان	دنیا کا اللہ
رسولِ خدا	اللہ کا پیغمبر	نمازِ جمعہ	جمعہ کی نماز
روزۂ رمضان	رمضان کا روزہ	حجِ کعبہ	کعبہ کا حج
صبح	صبح	شام	شام
روز	دن	شب	رات

فارسی	اردو معنی	فارسی	اردو معنی
ماہ	مہینہ	**سال**	سال، برس
وقت	وقت	**راہ**	راستہ
بہشت	جنّت	**دوزخ**	جہنّم
عذاب	سزا، عذاب	**ثواب**	نیکی، ثواب
پیدائش	ولادت، جنم	**وفات**	موت، وفات
نمازِ صبح	صبح کی نماز	**وقتِ شام**	شام کا وقت
شبِ ماہ	مہینہ کی رات	**سالِ وفات**	موت کا سال
روزِ پیدائش	ولادت کا دن	**راہِ بہشت**	جنّت کا راستہ
عذابِ دوزخ	جہنّم کی سزا، عذاب	**ثوابِ حج**	حج کی نیکی

او۔ وہ، اسکا، اسکے، اسکی	**آنہا**۔ وہ سب، انکا، انکے، انکی
تو۔ تو، تیرا، تیرے، تیری	**شما** تم سب، تمہارا، تمہارے، تمہاری
من۔ میں، میرا، میرے، میری	**ما**۔ ہم سب، ہمارا، ہمارے، ہماری

خود، خویش	اپنا، اپنے، اپنی	**پیدائش او**	اسکی ولادت
وفاتِ آنہا	ان سب کی موت	**نمازِ تو**	تیری نماز
حجِ شما	تمہارا حج	**روزۂ من**	میرا روزہ
رسولِ ما	ہمارا پیغمبر	**وقتِ خود**	اپنا وقت
راہِ خویش	اپنا راستہ	**پسر**	لڑکا
پدر	باپ	**دختر**	لڑکی

فارسی	اردو معنی	فارسی	اردو معنی
مادر	ماں	برادر	بھائی
خواہر	بہن	عم	چچا
عمّہ	پھوپھی	خال	ماموں
خالہ	خالہ ،ماسی	زن	عورت ، بیوی
شوہر	خاوند، شوہر	پسرِ من	میرا لڑکا
پدرِ ما	ہمارا باپ	دخترِ تو	تیری لڑکی
مادرِ شما	تمہاری ماں	برادرِ من	میرا بھائی
خواہرِ آنہا	ان سب کی بہن	زنِ او	اس کی بیوی، عورت
شوہرِ آں	اس کا شوہر	خالِ تو	تیرا ماموں
خالۂ شما	تمہاری خالہ ،ماسی	عمِّ من	میرا چچا
عمّۂ ما	ہماری پھوپھی	گندم	گیہوں
جو	جو، شعیر	نان	روٹی
آش	حریرا، شوربا	بیضہ	انڈا
کباب	بھونہ، کباب	گوشت	گوشت
شیر	دودھ	بز	بکری
گاؤ	گائے	اسپ	گھوڑا
مرغ	مرغی	آہو	ہرن
سگ	کتّا	گربہ	بلّی

فارسی	اردو معنی	فارسی	اردو معنی
نانِ گندم	گیہوں کی روٹی	آشِ جو	جو کا حریرا
بیضۂ مرغ	مرغ کا انڈا	گوشتِ بز	بکری کا گوشت
شیرِ گاؤ	گائے کا دودھ	کبابِ آہو	ہرن کا بھونہ
اسپ احمد	احمد کا گھوڑا	خرِ عیسی	عیسی کا گدھا
سگِ او	اس کا کتا	گربۂ تو	تیری بلّی
موئے	بال	سر	سر
چشم	آنکھ	گوش	کان
بینی	ناک	زبان	زبان
دہان	منہ	روئے	چہرہ
دست	ہاتھ	پا	پاؤں
دل	دل	لب	ہونٹ
ناخن	ناخن	موئے سر	سر کا بال
چشمِ آہو	ہرن کی آنکھ	زبانِ گاؤ	گائے کی زبان
گوشِ خر	گدھا کا کان	بینیٔ شما	تمہاری ناک
دندانِ سگ	کتا کا دانت	دستِ خود	اپنا ہاتھ
دہانِ خویش	اپنا منہ	ناخنِ گربہ	بلی کا ناخن
پائے پسر	لڑکا کا پاؤں	روئے من	میرا چہرا
دلِ تو	تیرا دل	لبِ احمد	احمد کا ہونٹ

فارسی	اردو معنی	فارسی	اردو معنی
خاک	مٹّی	آب	پانی
باد	ہوا	آتش	آگ
مشرق	پورب	مغرب	پچھم
شمال	اتّر	جنوب	دکھن
دریا	سمندر	کوہ	پہاڑ
زمین	زمین	فرش	بچھونا
خانہ	گھر	خاکِ ہند	ہندوستان کی مٹّی
آبِ دریا	سمندر کا پانی	آتشِ دوزخ	جہنّم کی آگ
بادِ شمال	اتر کی ہوا	شاہِ مشرق	پورب کا بادشاہ
زمینِ مغرب	پچھم کی زمین	دریائے جنوب	دکھن کا سمندر
کوہِ طور	طور کا پہاڑ	فرشِ خانہ	گھر کا بچھونا
چاقو	چاقو	کارد	چھری
لوح	تختی	قلم	قلم
خامہ	قلم	کاغذ	کاغذ
مرکب	روشنائی	کتاب	کتاب
دوات	دوات	کتابِ خدا	اللہ کی کتاب
چاقوئے احمد	احمد کا چاقو	کاردِ محمود	محمود کی چھری
لوحِ تو	تیری تختی	قلمِ من	میرا قلم

فارسی	اردو معنی	فارسی	اردو معنی
مرکبِ شما	تمہاری روشنائی	کاغذِ کتاب	کتاب کا کاغذ
دواتِ او	اس کی دوات	خامۂ شما	تمہارا قلم

مزید الفاظ مفردہ

فارسی	اردو معنی	فارسی	اردو معنی
پدرِ بزرگ	دادا، نانا	نوہ	پوتا، نواسہ
مادرِ بزرگ	دادی، نانی	نوہ	پوتی، نواسی
برادرزادہ/ پسرِ برادر	بھتیجا	حیوان	جانور
خواہر زادہ/ دخترِ خواہر	بھانجی	منقار	چونچ
شوہرِ خالہ	خالو	قفس	پنجرہ
عمِ بزرگ	تایا	گوسالہ	بچھیا
خوش دامن	ساس	شاخ	سینگ
خسر، پدرِ شوہر/ زن	سسر	میمون	بندر
برادرِ نسبتی، برادرِ زن	سالا	لانہ	گھونسلہ
خواہرِ نسبتی، خواہرِ زن	سالی	مار	سانپ
زنِ برادر	بھابھی	ماہ	مچھلی
شوہرِ خواہر	بہنوئی	تمساح	مگرمچھ

ش۔ت۔م

ش	اسکا، اسکی، اسکو	ت	تیرا، تیری، تجھ کو
م	میرا، میری، مجھکو	**کتابش**	اسکی کتاب
اسپم	میرا گھوڑا	**چشمت**	تیری آنکھ
گربہ اش	اس کی بلی	**خانہ ام**	میرا گھر
خانہ ات	تیرا گھر	**رویش**	اس کا چہرہ
پایم	میرا پاؤں	**چاقویت**	تیرا چاقو

تمرین

س:(ا) پندرہ رشتہ داروں کے نام بزبانِ فارسی زبانی لکھو۔

س:(۲) دس کھائی جانے والی چیزوں کے نام بزبانِ فارسی سناؤ۔

س:(۳) دس جانوروں کے نام بزبانِ فارسی تحریر کرو۔

س:(۴) پندرہ اعضاء جسم فارسی زبان میں لکھو۔

س:(۵) جہات ستہ فارسی زبان میں سناؤ۔

س:(٦) اپنی طرف سے پندرہ مرکب اضافی بزبانِ فارسی تیار کرکے اردو میں ترجمہ کرو۔

س:(۷) صبح، شب، وقت، رسول، خدا، برادر، مادر، پدر، دختر، خواہر، چشم، گوش، دل، لب، دہان، اسپ، آہو، گندم، شیر، خر، نماز، روز۔ (الف) مذکورہ الفاظ کو استعمال کرکے ترکیب اضافی تیار کرو۔ (ب) تیار کردہ جملوں کا اردو میں ترجمہ کرو۔

مرکب اضافی

نامِ رسولِ خدا۔ اللہ کے پیغمبر کا نام	**رسولؐ خدائے جہان**۔ دنیا کے اللہ کا پیغمبر
نمازِ جمعہٗ رمضان۔ رمضان کے جمعہ کی نماز	**خانہٗ پدرِ شما**۔ تمہارے باپ کا گھر
کتابِ برادرش۔ اسکے بھائی کی کتاب	**وقتِ نمازِ شام**۔ شام کی نماز کا وقت
روزۂ ماہِ رمضان۔ رمضان مہینہ کا روزہ	**کبابِ گوشتِ بز**۔ بکری کے گوشت کا کباب
قرآن شریف پسر من۔ میرے لڑکا کا قرآن شریف	**حکم خدائے جہان**۔ دنیا کے اللہ کا حکم
دل مرد خدا۔ اللہ والے کا دل	**خانہٗ برادرم**۔ میرے بھائی کا گھر
چشم آہوئے تو۔ تیرے ہرن کی آنکھ	**پائے پدرش**۔ اسکے باپ کا پاؤں
چاقوئے پسرِ محمود۔ محمود کے لڑکے کا چاقو	**کاردِ برادرِ احمد**۔ احمد کے بھائی کی چھری
اسپِ برادرِ شما۔ تمہارے بھائی کا گھوڑا	

مرکب توصیفی کا بیان

پاک	پاک	**پلید**	ناپاک
کہنہ	پرانا	**نو**	نیا
نیک	نیک	**بد**	برا
تنگ	چھوٹا، تنگ	**فراخ**	چوڑا، کشادہ
مجید	بزرگ	**تنِ پاک**	پاک بدن
آبِ پلید	گندہ پانی	**خامہٗ نو**	نیا قلم

زنِ نیک	نیک عورت	کارِ بد	برا کام
کلاہِ کہنہ	پرانی ٹوپی	دلِ تنگ	چھوٹا دل
راہِ فراخ	کشادہ راستہ	قرآنِ مجید	بزرگ قرآن
سرد	ٹھنڈا	گرم	گرم
خشک	سوکھا	تر	بھیگا
جوان	جوان	پیر	بوڑھا
چابک	چالاک	تیز	تیز
کند	کھنڈا	سیاہ	کالا
سفید	سفید	سرخ	لال
زرد	پیلا	آب سرد	ٹھنڈا پانی
نانِ گرم	گرم روٹی	مردِ جوان	جوان آدمی
زنِ پیر	بوڑھی عورت	چاقوئے تیز	تیز چاقو
کارِدِ کند	کھنڈی چھری	اسپ چابک	چالاک گھوڑا
چشم سیاہ	کالی آنکھ	جامۂ سفید	سفید کپڑا
رنگِ سرخ	لال رنگ	چوبِ خشک	سوکھی لکڑی
دامنِ تر	بھیگا دامن	روئے زرد	پیلا چہرہ
خوش خو	اچھا اخلاق والا	خوشخط	اچھی تحریر والا
کارساز	کام بنانے والا	جانباز	بہادر
کریم	بزرگ، سخی	عمیم	عام

غمگین	رنجیدہ، فکر مند	**شادماں**	خوش
خدائے کارساز	کام بنانے والا اللہ	**مردِ جانباز**	بہادر آدمی
رسول کریم	بزرگ پیغمبر	**لطفِ عمیم**	عام مہربانی
پسر خوش خو۔اچھا اخلاق والا لڑکا		**کتاب خوشخط**۔اچھی تحریر والی کتاب	
جانِ غمگین	فکر مند جان	**دلِ شادماں**	خوش دل

سوالات

س: (۱) دس ایسے الفاظ بزبان فارسی لکھو جس میں معنیٔ صفتی ہو۔

س: (۲) ترکیب توصیفی کے پندرہ فارسی فقرے لکھکر اردو میں ترجمہ کرو۔

س: (۳) نان، رسول، برادر، مادر۔ اسپ، دہان۔ راہ۔ سفید، سیاہ، زرد، تر، خشک، چوب، کتاب، کارد، استاذ، مدرسہ، گربہ، آب، باد، سگ، دہان، مرغ، گوشت، (الف) مذکورہ الفاظ کو استعمال کرکے مرکب توصیفی کے فقرہ فارسی زبان میں تیار کرو۔ (ب) تیار کردہ فقروں کا اردو میں ترجمہ کرو۔

س: (۴) فارسی میں ترجمہ کرو: سرخ گوشت، نیا بچھونا، ٹھنڈی روٹی، کالا انڈا، ماموں کا پرانا گھر، تیری نئی کتاب، نیک ماں کا لڑکا، جوان آدمی کا قلم، بھائی کی پرانی ٹوپی، احمد کا خراب کام، تمہارا سفید گھوڑا، لال چہرہ، ہمارا نیک باپ، بازار کا تنگ راستہ، سمندر کا ٹھنڈا پانی، مدرسہ کا کشادہ راستہ، نیک باپ کی بیٹی، بوڑھے آدمی کا منھ، اللہ کا بزرگ پیغمبر، پھوپھی کی کالی آنکھ، بادشاہ کا چالاک گھوڑا، استاذ کی نیک بیٹی، ہندوستان کا نیا بادشاہ، مدرسہ کی کشادہ مسجد، مہینہ کا نیا چاند، نیک آدمی کی بہشت۔

اسمائے اشارہ

اسم اشارہ: وہ مختصر لفظ ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے: آں مرد (وہ آدمی)

مشار الیہ: وہ شخص یا چیز ہے جس کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے: آں پسر میں ''آں'' اسم اشارہ اور ''پسر'' مشار الیہ ہے۔

فائدہ ۱: آنہا جاندار، غیر جاندار اور انسان کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

فائدہ ۲: اور اگر اسم اشارہ کے ساتھ لفظ ''ہم'' لگے، الف گر جاتا ہے، اور اس سے تاکید پیدا ہوتی ہے، جیسے: آں وقت (وہ وقت) ہماں وقت (اُسی وقت) ایں جا (یہ جگہ) ہمیں جا (یہی جگہ)

فائدہ ۳: روز، شب اور سال کے ساتھ اسم اشارہ '' ایں'' بدل جاتا ہے ''ام'' سے، جیسے: امروز، امشب، امسال۔

اسم اشارہ قریب کے لئے		اسم اشارہ بعید کے لئے	
واحد	**جمع**	**واحد**	**جمع**
ایں	ایناں ایںہا	آں	آناں آنہا
یہ	یہ لوگ۔ یہ چیزیں	وہ (ایک)	وہ لوگ وہ چیزیں
ایں جامہ	یہ کپڑا	**آں جا**	وہ جگہ، وہاں
ایں برادرِ من	یہ میرا بھائی	**آں اسپ چابک**	وہ چالاک گھوڑا
کتابِ ایں پسر	اِس لڑکے کی کتاب	**زنِ آں جوان**	اس جوان کی بیوی

کارِدِ ایں مرد	اس آدمی کی چھری	**آبِ ایں دریا**	اس سمندر کا پانی

دخترِ آں مردِ پیر۔ چاقوئے ایں پسرِ خوشخو۔

اس بوڑھے آدمی کی لڑکی، اس اچھی عادت والا لڑکا کا چاقو

سوالات

س (۱) یہ کپڑا، وہ دوکان، یہ مدرسہ، یہ میرا بھائی، وہ تیری بیوی، یہ چالاک گھوڑا، یہ کالی بلی، وہ سوکھی روٹی، یہ باپ کی ماں، وہ تیری بہن کی کتاب، یہ میرے لڑکا کا چاقو، وہ تیری گرم روٹی، اس بھائی کا نیا قلم، میرا کالا بال، اس بوڑھی کی ماں، اس ماموں کا نیا بچھونا۔ (الف) مذکورہ اردو جملوں کو فارسی میں منتقل کرو۔

س (۲) (الف) اپنی یاد داشت میں سے ایسے پندرہ فقرے لکھو، جس میں اسمائے اشارہ مستعمل ہو۔ (ب) تیار کردہ جملوں کا اردو میں ترجمہ کرو۔

س (۳) آں برادرِ من، ایں پدرِ نیک، مرکبِ آں جوان، زنِ ایں پسرِ جوان، خانہ آں خال، آبِ ایں دریا، کتابِ ایں پسرِ چابک، زنِ آں مردِ پیر، آں مرکبِ نو، ایں فرشِ نوئے برادر، قلمِ نوئے آں خواہر۔ اردو میں ترجمہ کرو۔

واحد اور جمع

مفرد: ایک کو، اور **جمع**: ایک سے زیادہ کو کہتے ہیں، جیسے: مرد (ایک آدمی) مرداں (بہت سارے آدمی)۔

قاعدہ: فارسی میں غیر ذوی العقول اور بے جان الفاظ کو جمع بنانے کے لئے اسم کے آخر میں "ہا" بڑھاتے ہیں، جیسے اسپ سے اسپہا، دوات سے دواتہا وغیرہ، اور

کبھی "ات" اضافہ کرکے بناتے ہیں، جیسے مکان سے مکانات، کاغز سے کاغزات، لیکن اگر بے جان چیزوں کے آخر میں "ہ" ہو تو بجائے "ات" کے "جات" کا اضافہ کرتے ہیں، جیسے: پرچہ سے پرچہ جات، کارخانہ جات، حوالہ جات وغیرہ۔

اور جاندار اسموں کی جمع بنانے کے لئے اسم کے آخر میں "ان" زیادہ کر دیتے ہیں جیسے مرد سے مرداں، زن سے زنان، لیکن اگر جاندار اسم کے آخر میں "الف" یا "واؤ" ہو تو ایک "ی" اضافہ کر دیتے ہیں، جیسے نابینا کی جمع نابینایاں، جنگجو کی جمع جنگجویاں۔

اسی طرح اگر جاندار اسم کے آخر میں ہائے مختفی "ہ" ہو تو اس "ہ" کو "گ" سے بدل دیتے ہیں، جیسے بندہ سے بندگان، پرندہ سے پرندگان۔ اس کے علاوہ کبھی خلاف قیاس بھی آتی ہے، جیسے درخت سے درختاں۔

مرد	آدمی	**مرداں**	بہت سے آدمی
زن	عورت	**زنان**	عورتیں
پسر	لڑکا	**پسراں**	لڑکے
جامہ	کپڑا	**جامہا**	کپڑے
کار	کام	**کارہا**	بہت سے کام
دست	ہاتھ	**دستہا**	بہت سے ہاتھ
چشم	آنکھ	**چشماں**	آنکھیں
اسپ	گھوڑا	**اسپہا**	گھوڑے
بندہ	غلام، بندہ	**بندگان**	بندے

مردانِ خدا	اللہ کے بندے	**زنانِ ہند**	ہندوستان کی عورتیں
پسرانِ ما	ہمارے لڑکے	**جامہائے بندگان**	بندوں کے کپڑے
کارہائے خدا	اللہ کے بہت سے کام	**دستہائے شما**	تمہارے بہت سے ہاتھ
چشمانِ سیاہ	کالی آنکھیں	**اسپہائے چابک**	چالاک گھوڑے

تمرین

س (۱) بہت سی نمازیں، بہت سارے پیغمبر، بہت سی بہنیں، بہت سے انڈے، بہت ساری روٹیاں، بہت سی بکریاں، ہمارے بہت سارے ماموں، تیرے بہت سارے گھوڑے، بھائی کی بہت سی نیکیاں، بہن کے بہت سارے کتے، یہ میری لڑکیاں، وہ تیری بہت ساری کتابیں، میرے بہت سارے قلم۔ فارسی میں ترجمہ کرو

س: (۲) اپنے پڑھے ہوئے الفاظ مفردہ میں سے تیس الفاظ کے جمع فارسی میں تیار کرکے اردو میں ترجمہ کرو۔

س: (۳) درج ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو الفاظ جمع سے پر کرکے اردو میں ترجمہ کرو۔

س: (۴) رسول۔۔۔، ۔۔۔۔ من، ۔۔۔۔او، ۔۔۔۔آنہا، ۔۔۔تو،

۔۔۔۔ما، نماز۔۔۔، ۔۔۔۔۔برادر، ۔۔۔۔آں پسر، شما۔۔۔مادر، ما۔۔۔خدا،

۔۔۔ ایں خواہر، خال۔۔۔۔، عم۔۔۔۔نیک، زنِ۔۔۔۔ جوان، ۔۔۔او،

۔۔۔تو، ۔۔۔ ما، ۔۔۔ہند، ۔۔۔۔دریا، ۔۔۔۔۔مشرق۔

افعال ناقصہ

فعل ناقص: وہ فعل لازم ہے جو تنہا فاعل پر پورے نہیں ہوتے بلکہ ایک اور چیز کو چاہتے ہیں، جیسے: او ہست (وہ ہے) جملہ نامکمل ہے، جب آپ اس کے ساتھ ایک لفظ ملا کر، مثلاً "او عالم ہست" کہے، تو جملہ مکمل ہوگا۔

فارسی میں فعل ناقص صرف ان مصدروں سے بنتے ہیں، جن کے معنی اردو میں "ہونا" یا "ہو جانا" ہیں۔ اور وہ مصادر یہ ہیں۔ بودن (ہونا) شدن، گریدن، گشتن (ہو جانا)۔

ہست	وہ ہے	**ہستند**	وہ سب ہیں
ہستی	تو	**ہستید**	تم سب ہو
ہستم	میں ہوں	**ہستیم**	ہم سب ہیں
او ہست	وہ ہے	**آنہا ہستند**	وہ سب ہیں
تو ہستی	تو ہے	**شما ہستید**	تم سب ہو
من ہستم	میں ہوں	**ما ہستیم**	ہم سب ہیں

خبری ترکیبیں

مبتدا: جملہ اسمیہ کا وہ جز جس کے بارے میں کوئی خبر دی جائے، جیسے: زید موجود است: میں "زید" مبتدا ہے۔

خبر: جملہ اسمیہ کا وہ جز جس کے ذریعہ خبر دی جائے، جیسے زید دانا است: میں "دانا" خبر ہے۔

حرف ربط: جملہ اسمیہ کا وہ جز جو مبتدا اور خبر کو جوڑے، حرف ربط کل چھ ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
است	اند	ای	اید	ام	ایم

فائدہ: جب "است" کو جملے میں استعمال کرتے ہیں تو عام طور سے اس کا "الف" تلفظ نہیں کیا جاتا اور اسے پہلے لفظ سے ملا کر پڑھتے ہیں، جیسے: ایں گربۂ سفید است پڑھا جائے گا، سفید اَست نہیں پڑھا جائے گا، یعنی الف پر مستقل زبر لگا کر نہیں پڑھا جائے گا، اور بعض موقعوں پر است کا "الف" لکھتے بھی نہیں، اور است کو پہلے لفظ سے ملا دیتے ہیں، جیسے کجاست، نیک خوست وغیرہ۔

بعض لفظ ہمیشہ "است" سے پہلے ملا کر لکھے جاتے ہیں، جیسے: چیست، کیست

هدایت: "است" کو پہلے لفظ سے ملا کر لکھیں یا علیحدہ مگر پڑھتے ہر صورت میں ملا کر ہی ہیں۔

فائدہ: مبتدا اور حرف ربط (علامت خبر) کا باہم مطابق ہونا ضروری ہے، یعنی اگر مبتدا واحد یا جمع ہو تو حرف ربط بھی واحد یا جمع ہوگا، اور اگر مبتدا غائب، یا حاضر، یا متکلم ہو تو حرف ربط بھی اسی کے مطابق ہوگا، جیسے: پسرم جوان است: میں لفظ "پسر" واحد غائب ہے، اسی لئے "است" علامت خبر بھی واحد غائب ہے۔

پسرم جوان است	میرا لڑکا جوان ہے	**تو نیک مردی**	تو نیک آدمی ہے
برادرانِ شما خوشخط اند		تمہارے بھائی اچھی تحریر والے ہیں۔	
شما جوانید	تم سب جوان ہو	**من پیرم**	میں بوڑھا ہوں
ما غمگینیم	ہم سب فکر مند ہیں	**چاقو تیز است**	چاقو تیز ہے

دلہاخوش اند	دلہیں خوش ہیں	**تنم پاک است**	میرا بدن پاک ہے
شمامردانِ خدائید۔ تم سب اللہ کے بندے ہو		**من پدرِایں جوانم**۔ میں اِس جوان کا باپ ہوں	
توپسرِ آں پیر مردی۔ تو اُس بوڑھے آدمی کالڑکا ہے		**قرآن کلامِ خدااست**	قرآن اللہ کا کلام ہے
مابندگانِ خدائیم۔ ہم سب اللہ کے بندے ہیں			

مصدروں کا استعمال

گفتن	کہنا	خواندن	پڑھنا
دادن	دینا	**کردن**	کرنا
داشتن	رکھنا		

اسلام ایں است: کلمہ گفتن، نماز خواندن، زکوۃ دادن ،حجِ خانہ کعبہ کردن،

اسلام یہ ہے: کلمہ کہنا، نماز پڑھنا، زکوۃ دینا ، بیت اللہ کا حج کرنا

روزۂ ماہِ رمضان داشتن۔ رمضان مہینہ کا روزہ رکھنا

سوالات

س: (ا) فارسی میں ترجمہ کرو!

میرا باپ استاذ ہے، ہم سب تیرے بھائے ہیں، میں نیک آدمی کالڑکا ہوں، تو بوڑھی عورت کا بھائی ہے، تم سب نیک مسلمان ہو، یہ کپڑا نیا ہے، تیرا گھوڑا چالاک ہے، میری روٹی گرم ہے، اس کا باپ بوڑھا ہے، ہماری ماں جوان ہے، وہ ماموں اچھا لکھنے والا ہے، اس کا سبق پڑھنا، دن کی نماز پڑھنا، سال کی زکوۃ دینا، بہت سی عورتیں خوش ہیں، ہندوستان کے بہت سارے مرد نیک ہیں، یہ اس نیک آدمی کی لڑکی ہے، میں اس لڑکے کا باپ ہوں، محمد اللہ کا پیغمبر ہے، تو اس بوڑھے آدمی کا چچا ہے۔

س (۲): (الف) اپنی طرف سے پندرہ فقرے تیار کرو جس میں مبتدا، خبر، اور حرف ربط ہو۔ (ب) تیار کردہ جملوں کا اردو میں ترجمہ کرو۔

س (۳): (الف) ذیل میں درج جملوں میں مناسب حرف ربط لگاؤ۔ (ب) اردو میں ترجمہ کرو۔

او پسرِ محمود۔۔۔۔، آنہا مردانِ خدا۔۔۔۔، ما برادرانِ تو۔۔۔۔، شما دخترانِ جوان۔۔۔۔، من پسرِ خوشخط۔۔۔، پدرِ تو نیک۔۔۔۔، اسپِ ما چابک۔۔۔، آبِ دریا سرد۔۔۔۔، زنانِ ہند خوشخط۔۔۔۔۔، پسرانِ شما جانباز۔۔۔۔، رسولِ خدا کریم۔۔۔۔، فرشِ او نو۔۔۔۔، جامہائے مادر کہنہ۔۔۔۔، نانِ آنہا گرم۔۔۔۔، سگِ او سیاہ۔۔۔۔، بادِ مشرق گرم۔۔۔۔، کاردِ تو کند۔۔۔۔، فرشِ برادر نو۔۔۔۔۔، قرآن کلامِ خدا۔۔۔۔،

ابواب افعال

فعل کی چھ قسمیں ہیں: ماضی، مستقبل، مضارع، حال، امر اور نہی۔

ماضی کی چھ قسمیں ہیں: ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی احتمالی، اور ماضی تمنائی۔

فعل لازم: وہ فعل ہے جو تنہا فاعل پر پورا ہو جائے، یعنی جس میں فاعل اپنا کام خود انجام دے، اور فاعل سے کام نکل کر کسی دوسری چیز پر واقع نہ ہو، جیسے: رفت: وہ گیا، آمدم: میں آیا۔ (اس میں آنے والے کو آنے کا کام انجام دینے کے لئے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے)

فعل متعدی: وہ فعل ہے جو تنہا فاعل پر پورا نہ ہو، بلکہ فاعل کو اپنا کام

انجام دینے میں کسی دوسری چیز یعنی مفعول کی ضرورت ہو، جیسے: زید کتاب خواند: زید نے کتاب پڑھا، (اسم میں زید (فاعل) کو پڑھنے کے لئے ''کتاب'' (مفعول) کی ضرورت ہے)

قاعدہ: مصدر لازمی کو مصدر متعدی، یا مصدر متعدی کو متعدّی المتعدی بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ جس مصدر لازمی کو متعدی یا مصدر متعدی کو دوبارہ متعدی بنانا ہو تو اس کے امر حاضر کے آخر میں ''اندن یا انیدن'' زیادہ کردیں تو وہ مصدر متعدی یا متعدّی المتعدی بن جائے گا، جیسے: رسیدن (پہنچنا) سے امر حاضر ''رس'' کے آخر میں ''انیدن'' لگایا گیا تو ''رسانیدن'' (پہنچانا) ہو گیا، خوردن (کھانا) سے امر حاضر ''خور'' کے آخر میں ''انیدن'' لگایا گیا تو ''خورانیدن'' (کھلانا) ہو گیا، ''نشیدن'' بیٹھنا سے ''نشاندن'' (بیٹھانا) ہو گیا وغیرہ۔

فائدہ: فعل لازم اور فعل متعدی کی پہچان کے لئے یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اردو میں وہ افعال جن کے فاعل کے ساتھ ''نے'' علامت فعل آئے وہ عام طور پر متعدی ہوتے ہیں، جیسے: من حسن رازدم (میں نے حسن کو مارا) اور اگر فاعل کے ساتھ علامت فعل ''نے'' نہ آئے وہ لازم ہوتے ہیں، جیسے: من رفتم: میں گیا۔

ماضی مطلق معروف

ماضی مطلق: وہ فعل ماضی ہے جو قریب یا دور کی قید کے بغیر گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے، جیسے آمد: آیا

قاعدہ: مصدر کے آخر سے نون گرانے، اور آخری حرف کو ساکن کرنے سے

ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے۔ باقی صیغوں کے لئے ضمیریں یعنی جمع غائب میں ''ند'' واحد حاضر میں ''ی'' جمع حاضر میں ''ید'' واحد متکلم میں ''م'' اور جمع متکلم میں ''یم'' لگائیں۔ جیسے : درج ذیل نقشہ میں ملاحظہ فرمائیں :

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
گفتن	گفت	گفتند	گفتی	گفتید	گفتم	گفتیم
کہنا	اس نے کہا	انہوں نے کہا	تونے کہا	تم نے کہا	میں نے کہا	ہم نے کہا
رفتن	رفت	رفتند	رفتی	رفتید	رفتم	رفتیم
جانا	وہ گیا	وہ گئے	تو گیا	تم گئے	میں گیا	ہم گئے

گفت	اس نے کہا	خواند	اس نے پڑھا
داد	اس نے دیا	کرد	اس نے کیا
داشت	اس نے رکھا	احمد گفت	احمد نے کہا
محمود قرآن خواند	محمود نے قرآن پڑھا	او کار کارد	اس نے کام کیا
پسرِ من روزہ داشت۔ میرے لڑکا نے روزہ رکھا		**برادرش زکوۃ داد**۔ اس کے بھائی نے زکوۃ دیا	

گفت	اس نے کہا	گفتند	انہوں نے کہا
گفتی	تونے کہا	گفتید	تم سب نے کہا
گفتم	میں نے کہا	گفتیم	ہم سب نے کہا
او گفت	اس نے کہا	آنہا گفتند	انہوں نے کہا
تو گفتی	تونے کہا	شما گفتید	تم سب نے کہا
من گفتم	میں نے کہا	ما گفتیم	ہم سب نے کہا

احمد وضو کرد	احمد نے وضو کیا	**مرد ماں نماز کردند**	لوگوں نے نماز ادا کی

توکار کردی؟ شماسلام کردید؟ کردیم۔ توقرآن خواندی؟خواندم۔

تونے کام کیا؟ تم نے سلام کیا؟ (ہاں) ہم نے کیا؟ تونے قرآن پڑھا؟ (ہاں) میں نے پڑھا

شمانماز خواندید؟خواندیم۔ زنان سورۂ یٰسین خواندند۔ احمد نامہٴ ام خواند۔

تم سب نے نماز پڑھی؟ (ہاں) ہم نے پڑھی۔ عورتوں نے سورۂ یٰسین پڑھی۔ احمد نے میرا خط پڑھا۔

س: (۱) گفتن اور نشستن مصدر سے ماضی مطلق معروف کی گردان معنی کے ساتھ تحریر کرو۔

س: (۲) ماضی مطلق معروف کے صیغے استعمال کرکے پندرہ جملے بزبان فارسی تیار کرو، پھر تیار کردہ جملوں کا اردو میں ترجمہ کرو۔

س: (۳) احمد نے روزہ رکھا، میرے بھائی نے کلمہ پڑھا، تیرے باپ نے کیا کھایا، انہوں نے روٹی لیا، تم نے گوشت لایا، میں نے فارسی لکھا، تو نے مجھکو کیوں مارا، تمہارا باپ بازار سے آیا، تو رات میں کہاں تھا، تیرا لڑکا مدرسہ گیا، میرے باپ گھوڑا لایا، تیری ماں سلام کیا، ہم نے سورہ یٰسین پڑھا، بھائی نے خط پڑھا۔

س: (۴): (الف) درج ذیل فقروں کی خالی جگہوں کو ماضی مطلق کے صیغے استعمال کرکے پر کریں۔ (ب) اردو میں ترجمہ کریں۔

محمود کتاب۔۔۔۔، تو چہ ۔۔۔۔۔، شما سلام۔۔۔۔۔، ما روزہ ۔۔۔۔۔۔، برادرِ شما کار۔۔۔۔، پسرِ من نان۔۔۔۔، استاذِ مدرسہ سورۃ یٰسین۔۔۔۔، او کلمہ۔۔۔۔، شاہِ مشرق گوشت۔۔۔۔، خالِ تو قرآن۔۔۔۔، پدرِ ما وضو۔۔۔۔۔، زنِ او نماز۔۔۔۔، مردانِ ہند روزۂ رمضان۔۔۔۔، مادرِ تو شیر۔۔۔، برادرانِ تو فارسی۔۔۔۔، مردماں زکوۃ۔۔۔۔، تو نامہٴ خواہر۔۔۔۔، تو نماز ۔۔۔؟۔۔۔۔،

حروف کا بیان

حروفِ ندا: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی کو بلایا جائے، وہ یہ ہیں: ”اے و یا“ شروع میں اور ”الف“ آخر میں، جیسے: اے کریم، یا کریم، کریما: آئے مولا

حروف ایجاب: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ اقرار کیا جائے: وہ یہ ہیں: آرے (آرے)، بلے (ہاں)

حروف نفی: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ انکار کیا جائے: وہ یہ ہیں: نا، نہ، نے۔

با	ساتھ	**بہ**	ساتھ، میں، کو، سے
بر	پر، اوپر	**در**	میں، اندر
از	سے	**تا**۔ تک، جہاں تک، جب تک، تاکہ	
بہر	واسطے	**برائے**	کے لئے
را	کو، واسطے	**کہ**	جو، کون، کس، کیونکہ
چہ	کیا، کتنا	**چرا**	کیوں، کس لئے
چیست	کیا ہے	**بلے**	ہاں
باز	واپس، پھر	**سوئے**	طرف
چوں	جب، مانند، جیسے	**بامن**	میرے ساتھ
بہ آنہا	ان سب کو	**درخانہ**	گھر میں
برسر	سر پر	**اورا**	اس کو

از صبح تا شام	صبح سے شام تک	**نامِ شما چیست؟ احمد۔** تمہارا نام کیا ہے؟ احمد

برادرِ من چہ گفت؟ کلمہ خواند۔ محمود کتاب خواندہ بکہ داد؟۔ مردم زکوۃ دادند؟ بلے دادند۔
میرے بھائی نے کیا کہا؟ کلمہ پڑھا۔ محمود نے کتاب پڑھ کر کس کو دیا؟۔ لوگوں نے زکوۃ دی؟ ہاں دی

برادرم را چہ دادی؟۔ دواتم باو چرا دادید؟۔
میرے بھائی کو تو نے کیا دیا؟۔ میری دوات تم نے اس کو کیوں دیا؟۔

اسپ چابک از دستِ خود دادم۔ نامۂ شما برادرِ خود را دادیم۔
چالاک گھوڑا میں نے اپنے ہاتھ سے دیا۔ تمہارا خط ہم نے اپنے بھائی کو دیا۔

چند مشہور حرفوں کا استعمال

را: "را" پانچ فائدے کے لئے آتا ہے:

(ا) علامت مفعول: یعنی را مفعول کے بعد آتا ہے، "را" کو چند حالتوں میں لانا واجب ہے، اور چند حالتوں میں لانا درست نہیں ہے:

"را" کو لانا واجب ہے:

(ا) اسم خاص کے بعد: جیسے حسن را زدم (میں نے حسن کو مارا)

(۲) ایسے اسم کے بعد جو "آں وایں" کے ذریعہ معرفہ بنایا گیا ہو، جیسے: آں کتاب را خریدم، (میں نے اس کتاب کو خریدا) ایں خانہ را فروختم (میں نے اس گھر کو بیچ دیا)

(۳) ضمیر کے بعد جیسے: : او را دیدم (میں نے اس کو دیکھا)

(۴) ایسے اسم کے بعد جو سننے والا کے لئے معرفہ ہو، جیسے پیغمبر را در خواب دیدم (میں نے پیغمبر کو خواب میں دیکھا)۔

(۵) اسم جنس کے بعد، جیسے: پرندہ را دیدم (میں نے چڑیا کو دیکھا)۔

"را" کا استعمال درست نہیں ہے:

(۱) اسم نکرہ کے بعد، جیسے: کتابے خریدم (میں نے ایک کتاب خریدا)
(۲) ایسے اسم کے بعد جو نہ معرفہ ہو نہ نکرہ، جیسے: من ہر روز روزنامہ می خوانم (میں روزانہ اخبار پڑھتا ہوں۔

(۲) "را" علامت مضاف الیہ: کبھی حرف "را" مضاف کے کسرہ کے بجائے مضاف الیہ کے بعد لگایا جاتا ہے،اس صورت مضاف الیہ اکثر مضاف سے مقدم ہوتا ہے، جیسے: ہمہ چیزہارا زکوۃاست (تمام چیزوں کی زکوۃ ہے)

(۳) بمعنی "برائے" جیسے: خدارا (اللہ کے واسطے)

(۴) کبھی زائد ہوتا ہے "از و برائے" کے بعد: جیسے: یکے از دوستان مخلص را (میرے مخلص دوستوں میں سے ایک)

به: چند معانی کے لئے آتا ہے:

(۱) ظرف زمان و مکان کے لئے، جیسے: بروز گفت (دن میں کہا) بدہلی گفت (دہلی میں کہا)۔
(۲) قسم کے لئے، جیسے: بہ خدا (خدا کی قسم)۔
(۳) علت یا سببیت کے لئے، جیسے: بہ امرِ شما آمدم (میں تمہارے حکم کی وجہ سے آیا)
(۴) مصاحبت کے لئے، جیسے: بہ سلامت وارد شد (وہ سلامت سے داخل ہوا)
(۵) استعانت کے لئے، جیسے: بہ شمشیر ایں مملکت را گرفت (تلوار کے ذریعہ اس ملک کو قبضہ کیا)۔
(٦) مقابلہ کے لئے، جیسے: قلم بہ دو آنہ خریدم (میں نے قلم دو آنہ میں خریدا)۔

از: چند معنی کے لئے آتا ہے:

(۱) ابتدا کے لئے، جیسے: از دہلی (دہلی سے)۔

(۲) تفضیل کے لئے، جیسے: او بہتر از تو است (وہ تجھ سے بہتر ہے)۔

(۳) علامت مضاف الیہ، اور کسرہ کی جگہ مضاف کے آخر میں آتا ہے، جیسے: بہ غیر از آنکہ (اس کے علاوہ)

تا: چند معنی کے لئے آتا ہے:

(۱) بمعنی تک، جیسے: تا دہلی (دہلی تک

(۲) بمعنی تا کہ، جیسے: بیا تا من روم (آ تا کہ میں جاؤں)۔

با: چند کے لئے آتا ہے:

(۱) بمعنی ساتھ، جیسے: با من (میرے ساتھ)

(۲) بمعنی باوجود، جیسے: باآنکہ (باوجود اس کے کہ)۔

در: چند معنی کے لئے آتا ہے:

(۱) بمعنی میں، جیسے: در خانہ (گھر میں)

(۲) زائد، جیسے: در آویختن (لٹکانا)

(۳) برائے کثرت (چمن در چمن (باغ ہی باغ)۔

کچھ اور ماضی مطلق

مصادر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
نویشتن	نوشت	نوشتند	نوشتی	نوشتید	نوشتم	نویشتیم
لکھنا	اس نے لکھا	انہوں نے لکھا	تو نے لکھا	تم نے لکھا	میں نے لکھا	ہم نے لکھا

نشستن	نشست	نشستند	نشستی	نشستید	نشستم	نشستیم
بیٹھنا	وہ بیٹھا	وہ بیٹھے	تو بیٹھا	تم بیٹھے	میں بیٹھا	ہم بیٹھے
آمدن	آمد	آمدند	آمدی	آمدید	آمدم	آمدیم
آنا	وہ آیا	وہ سب آئے	تو آیا	تم آئے	میں آیا	ہم آئے
رفتن	رفت	رفتند	رفتی	رفتید	رفتم	رفتیم
جانا	وہ گیا	وہ گئے	تو گیا	تم گئے	میں گیا	ہم گئے
رسیدن	رسید	رسیدند	رسیدی	رسیدید	رسیدم	رسیدیم
پہنچنا	وہ پہنچا	وہ پہنچے	تو پہنچا	تم پہنچے	میں پہنچا	ہم پہنچے
شنیدن	شنید	شنیدند	شنیدی	شنیدید	شنیدم	شنیدیم
سننا	اس نے سنا	انہوں نے سنا	تو نے سنا	تم نے سنا	میں نے سنا	ہم نے سنا
بودن	بود	بودند	بودی	بودید	بودم	بودیم
ہونا	وہ تھا	وہ تھے	تو تھا	تم تھے	میں تھا	ہم تھے
گرفتن	گرفت	گرفتند	گرفتی	گرفتید	گرفتم	گرفتیم
پکڑنا	اس نے پکڑا	انہوں نے پکڑا	تو نے پکڑا	تم نے پکڑا	میں نے پکڑا	ہم نے پکڑا
زدن	زد	زدند	زدی	زدید	زدم	زدیم
مارنا	اس نے مارا	انہوں نے مارا	تو نے مارا	تم نے مارا	میں نے مارا	ہم نے مارا
دیدن	دید	دیدند	دیدی	دیدید	دیدم	دیدیم
دیکھنا	اس نے دیکھا	انہوں نے دیکھا	تو نے دیکھا	تم نے دیکھا	میں نے دیکھا	ہم نے دیکھا
شدن	شد	شدند	شدی	شدید	شدم	شدیم
ہونا	وہ ہوا	وہ ہوئے	تو ہوا	تم ہوئے	میں ہوا	ہم ہوئے

پسرت در مدرسہ حاضر بود۔ پدرت بہ مکہ رفت۔ چہ شد، برادرت بہ مسجد نہ رسید۔

تیرا لڑکا مدرسہ میں حاضر تھا۔ تیرا باپ مکہ میں گیا۔ کیا ہوا، تیرا بھائی مسجد میں نہیں پہونچا۔

احمد دستش گرفت۔ محمود چوں آوازم شنید، بہ خانۂ من در آمد۔ احمد خط نوشت۔

احمد نے اس کا ہاتھ پکڑا۔ محمود نے جب میری آواز سنی، میرے گھر میں ایا۔ احمد نے خط لکھا۔

اسپم دیدید؟ دیدیم۔ تو درس گرفتی؟ بلے گرفتم۔ تو بہ مسجد چرا رفتی؟

تم نے میرا گھوڑا دیکھا؟ ہاں، ہم نے دیکھا۔ تو نے سبق لیا؟ ہاں میں نے لیا۔ تو مسجد میں کیوں گیا؟

بہ نماز خواندن رفتم۔ شما سبقِ من شنیدید؟ شنیدیم۔ آنہا ایں پسر را چرا زدند؟

میں نماز پڑھنے گیا۔ تم نے میرا سبق سنا؟ (ہاں) ہم نے سنا۔ انہوں نے اِس لڑکا کو کیوں مارا؟

جائے خود بہ آرام نہ نشست۔ چہ یافتی؟ قلم۔ اپنی جگہ میں ارام سے نہیں بیٹھا۔ تو نے کیا پایا؟ قلم۔

ماضی قریب

ماضی قریب: ماضی قریب وہ فعل ہے جو نزدیک گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے، جیسے آمدہ است: آیا ہے۔ یعنی قریب زمانہ میں۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے آخر میں (ہ است) لگانے سے ماضی قریب کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے، باقی صیغوں کے لئے ضمیریں (اند، ای، اید، ام، ایم) لگائیں، ماضی قریب کے ترجمہ میں (ہے) آتا ہے۔ مثال نقشہ میں درج ہیں۔

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خواندن	خواندہ است	خواندہ اند	خواندۂ	خواندہ اید	خواندم	خواندہ ایم
پڑھنا	اس نے پڑھا ہے	انہوں نے پڑھا ہے	تونے پڑھا ہے	تم نے پڑھا ہے	میں نے پڑھا ہے	ہم نے پڑھا ہے
رفتن	رفتہ است	رفتہ اند	رفتۂ	رفتہ اید	رفتہ ام	رفتہ ایم

جانا	وہ گیا ہے	وہ گئے ہیں	تو گیا ہے	تم گئے ہو	میں گیا ہوں	ہم گئے ہیں

برادرِ شما قرآن مجید خوانده است؟ نے بیمار است۔ دختران شما چہ خوانده اند؟

تمہارے بھائی نے قرآن مجید پڑھا ہے؟ نہیں بیمار ہے۔ تمہاری لڑکیوں نے کیا پڑھی ہے؟

کتابِ خدا خوانده اند۔ تو ایں کتاب را خواندۂ؟ بلے خوانده ام۔

خدا کی کتاب پڑھی ہیں۔ تو نے اس کتاب کو پڑھا ہے؟۔ ہاں، میں نے پڑھا ہے۔

شما نماز خوانده اید؟ بلے خوانده ایم۔ برادرت کلاہِ من بہ احمد داده است۔

تم نے نماز پڑھی ہے؟ ہاں، ہم نے پڑھی ہے۔ تیرے بھائی نے میری ٹوپی احمد کو دیا ہے

پسرانِ ما روزه داشتہ اند۔ ما نمازِ صبح کرده ایم۔ برادرم را چہ گفتہ اید؟

ہمارے لڑکوں نے روزہ رکھا ہے، ہم نے صبح کی نماز ادا کی ہے، میرے بھائی کو تم نے کیا کہا ہے؟

من در مسجد نشستہ ام۔ تو کتابم دیدۂ؟ نہ خیر

میں مسجد میں بیٹھا ہوں۔ تو نے میری کتاب دیکھا ہے؟ نہیں بہتر

س: (۱) نوشتن اور آمدن مصدر سے ماضی قریب کی گردان معنی کے ساتھ تحریر کرو۔

س: (۲) ماضی قریب کے صیغے استعمال کرکے پندرہ جملے بزبان فارسی تیار کرو، پھر تیار کردہ جملوں کا اردو میں ترجمہ کرو۔

س: (۳) احمد نے قلم خریدا ہے، میرے بھائی نے روزہ رکھا ہے، تیرے باپ نے کیا پڑھا ہے، انہوں نے فارسی زبان لکھا ہے، تم مسجد سے آئے ہو، میں نے فارسی نہیں پڑھا ہے، تو نے مجھ کو کیا دیا، تمہارا باپ مدرسہ گیا ہے، تو نے صبح کیا پڑھا ہے، تیرا لڑکا بازار گیا، تیرے باپ دودھ لایا ہے، ہماری ماں بازار گئی ہے، تو نے سورہ

یٰسین پڑھا ہے، بھائی نے کیا کیا ہے۔

س: (۴): (الف) درج ذیل فقروں کی خالی جگہوں کو ماضی قریب کے صیغے استعمال کرکے پر کریں۔ (ب) اردو میں ترجمہ کریں۔

اوکتاب۔۔۔۔، شما چہ ۔۔۔۔۔، شما روزہ۔۔۔۔۔، مااسپ۔۔۔۔۔۔،

برادرِ من نماز۔۔۔۔، پدرِ من سلام۔۔۔۔۔، استاذِ مدرسہ بہ بازار۔۔۔۔، خواہرِ تو کلمہ۔۔۔۔، شاہِ ہند زکوۃ۔۔۔۔، خالِ مادر نان۔۔۔۔، پدرِ احمد حسن را۔۔۔۔۔، زنِ او طعام۔۔۔۔، زنانِ ہند کارِ خانہ۔۔۔۔، مادرِ تو چہ ۔۔۔، پسرانِ تو نامۂ من ۔۔۔۔۔، مردماں سلام۔۔۔۔، شما قلم برادر۔۔۔۔، خواہرِ تو نماز۔۔۔؟۔۔۔۔۔، دخترِ آنہا بہ بازار۔۔۔۔؟ پدرِ محمود چہ۔۔۔۔؟ مادرِ احمد قرآن۔۔۔۔۔، ما نان۔۔۔۔۔۔،

ماضی بعید

ماضی بعید: ماضی بعید وہ فعل ماضی ہے جو دور گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے۔ جیسے آمدہ بود: آیا تھا یعنی بہت پہلے

قاعدہ: ماضی مطلق کے آخر میں (ہ بود) لگانے سے ماضی بعید بن جاتی ہے، باقی صیغوں کے لئے ضمیریں (ند، ی، ید، م، یم) لگائیں، اور اس کے ترجمہ میں (تھا) آتا ہے۔ مثال: ذیل کے نقشہ میں دیکھیں۔

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
دادن	دادہ بود	دادہ بودند	دادہ بودی	دادہ بودید	دادہ بودم	دادہ بودیم
دینا	اس نے دیا تھا	انہوں نے دیا تھا	تو نے دیا تھا	تم نے دیا تھا	میں نے دیا تھا	ہم نے دیا تھا

آمدن	آمدہ بود	آمدہ بودند	آمدہ بودی	آمدہ بودید	آمدہ بودم	آمدہ بودیم
آنا	وہ آیا تھا	وہ آئے تھے	تو آیا تھا	تم آئے تھے	میں آیا تھا	ہم آئے تھے

آحمد مارا آبِ سرد دادہ بود۔ مااورا اسپِ خود دادہ بودیم۔

احمد نے ہم کو ٹھنڈا پانی دیا تھا۔ ہم نے اس کو اپنا گھوڑا دیا تھا۔

ایشاں چاقوئے شما بہ من دادہ بودند۔ تو مرا چہ دادہ بودی؟ من ترا کتابِ او دادہ بودم۔

اِنہوں نے تمہارا چاقو مجھکو دیا تھا۔ تو نے مجھکو کیا دیا تھا؟ میں نے تجھکو اس کی کتاب دیا تھا۔

شما کلاہِ نو بہ احمد دادہ بودید؟ بلے۔ من اوّل بہ شما گفتہ بودم۔ او پیشتر بہ من گفتہ بود۔

تم نے نئی ٹوپی احمد کو دیا تھا؟ ہاں (ہم نے دیا تھا) میں نے پہلے تم کو کہا تھا۔ اس نے پہلے مجھ کو کہا تھا۔

شما قرآن مجید خواندہ بودید۔ ایشاں نمازِ صبح کردہ بودند۔

تم نے قرآن مجید پڑھا تھا۔ اِنہوں نے صبح کی نماز ادا کیا تھا۔

ما روزہائے رمضان داشتہ بودیم۔ تو چہ دیدہ بودی؟

ہم نے رمضان کے روزے رکھا تھا۔ تو نے کیا دیکھا تھا؟

آغاریدن، گرفتن، توانستن اور گزاشتن کا استعمال

آغاریدن اور گرفتن کا استعمال: وہ پڑھنے لگا، میں جانے لگا، تو دیکھنے لگا۔ جب اس قسم کے جملے آئیں تو فارسی میں اس کا ترجمہ آغاریدن یا گرفتن کی مدد سے کرنا چاہیئے۔ وہ اس طرح کہ فعل اصلی کو مصدر کی شکل میں رکھیں اور آغاریدن یا گرفتن کو ماضی مطلق کی شکل میں، جیسے: ''وہ پڑھنے لگا'' اس جملے کو فارسی میں یوں ادا کریں گے ''او خواندن گرفت'' ''میں جانے لگا'' کو '' من رفتن آغاریدم'' ''تو دیکھنے لگا'' کو '' تو دیدن گرفتی''

توانستن (سکنا) کا استعمال: ایسے افعال جو یہ بیان کریں کہ فاعل کے اندر فلاں کام کرنے کی طاقت یا سکت ہے یا نہیں، ایسے جملے کو ''توانستن'' کی مدد سے بنائے جاتے ہیں۔ اس کو فعل معاون بھی کہتے ہیں۔

بنانے کا قاعدہ: ماضی یا حال کے اعتبار سے ''توانستن'' کو ماضی مطلق یا فعل حال کی شکل میں پہلے رکھنا چاہئے، اس کے بعد فعل اصلی کو ماضی مطق کی شکل میں استعمال کرنا چاہئے، مثلاً اگر ہمیں کہنا ہو کہ ''میں نہ جا سکا'' تو اس کو فارسی میں یوں کہیں گے ''من نہ توانستم رفت'' اور اگر یہ کہنا ہو ''میں قرآن پڑھ سکتا ہوں'' تو اس کو فارسی میں '' من توانم قرآن خواند''

گزاشتن (چھوڑنا) کا استعمال: مصدر ''گزاشتن'' کا استعمال ان جملوں میں کیا جاتا ہے جن میں کسی کام کرنے کی اجازت دی گئی ہو۔

بنانے کا قاعدہ: جملہ جس زمانے و فاعل سے متعلق ہو تو جملے کے شروع میں مصدر ''گزاشتن'' سے وہ فعل بنا کر استعمال کریں، اس کے بعد آخر میں صیغہ کا لحاظ کرتے ہوئے فعل اصلی کا استعمال مضارع کی شکل میں کریں، مثلاً اگر یہ کہنا ہو کہ '' مجھے فارسی پڑھنے دو'' تو فارسی میں ترجمہ ہوگا ''بگزار کہ من فارسی خوانم'' اور اگر یہ کہنا ہو کہ '' تم نے مجھے لکھنے نہیں دیا'' تو فارسی میں ترجمہ ہوگا ''شما نگزاشتید کہ من نویسم''

حروف استفہام

حروف استفہام: وہ حروف ہیں جو جملے میں سوال کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ حروف استہام یہ ہیں: کہ، چہ، چگونہ، کجا، چند، کے، چرا، کدام، کیست، آیا، چیست، کرا۔

کہ	**چہ**	**چگونہ**	**کجا**	**چند**	**کے**
کون	کیا	کیسے، کس طرح	کہاں	کتنا، چند،	کب
چرا	**کدام**	**کیست**	**آیا**	**چیست**	**کرا**
کیوں	کون	کون ہے	کیا	کیا ہے	کس کو

پیش	آگے، سامنے	**اکنوں**	اب، ابھی

ایں کیست؟ پسرِ محمود است۔ خانۂ او کجا است؟ در بازار۔ کتابم پیشِ کہ بود؟

یہ کون ہے؟ محمود کا لڑکا ہے۔ اس کا گھر کہاں ہے؟ بازار میں۔ میری کتاب کس کے سامنے تھی؟

پیشِ احمد۔ کدام کس بأو دادہ است؟۔ محمود! اکنوں چگونہٗ؟ الحمد للہ خوشم۔

احمد کے سامنے۔ کس شخص نے اس کو دیا ہے؟ محمود! اب تم کیسے ہو؟ الحمد للہ خوش ہوں۔

چند روز آں جا بودی؟ پنج روز۔ سیب از کجا یافتی؟ از لاہور۔

تو کتنے دن وہاں تھا؟ پانچ دن۔ سیب تو نے کہاں سے پایا؟ لاہور سے

کتاب بچند گرفتی؟ بہ دو آنہ۔ تو نے کتاب کتنے میں لیا؟ دو آنے میں

سخن	بات	**سخنے**	کوئی بات، ایک بات
باک	ڈر، خوف، اندیشہ	**باکے**	کوئی خوف، ایک خوف

مرد	آدمی	مردے	کوئی آدمی

باکے نیست۔ مردے در مسجد آمدہ نماز کرد۔

کوئی خوف نہیں ہے۔ ایک آدمی نے مسجد میں آکر نماز ادا کی۔

باوے سخنے گفتہ بودم۔ نہ شنید وراہِ خود گرفت۔ میں نے اس سے ایک بات کہی تھی۔ نہیں سنا اور اپنا راستہ پکڑا۔

ماضی استمراری

ماضی استمراری: ماضی استمراری وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا مسلسل کرنا یا ہونا بتائے، جیسے می آمد: آتا تھا یعنی مسلسل۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے شروع میں (می یا ہمی) لگانے سے ماضی استمراری کے تمام صیغے بن جاتے ہیں۔ اور اس کے ترجمہ میں (تا تھا) آتا ہے۔

می گفت	وہ کہتا تھا	**می گفتند**	وہ سب کہتے تھے
می گفتی	تو کہتا تھا	**می گفتید**	تم سب کہتے تھے
می گفتم	میں کہتا تھا	**می گفتیم**	ہم سب کہتے تھے

پسرم وعظ می گفت۔ زنان می گفتند آفریں بر تو۔ تو چہ می گفتی؟

میرا لڑکا وعظ کہتا تھا۔ عورتیں کہتی تھیں تجھ پر شاباشی ہو۔ تو کیا کہتا تھا؟

من سخنِ راست می گفتم۔ شما بہ برادرِ من چہ می گفتید؟۔ ہیچ نمی گفتیم۔

میں سچ بات کہتا تھا۔ تم میرے بھائی کو کیا کہتے تھے؟۔ ہم کچھ نہیں کہتے تھے۔

احمد بہ مدرسہ می رفت۔ محمود کلامِ خدا می خواند۔ استادش می گفت۔

احمد مدرسہ میں جاتا تھا۔ محمود خدا کا کلام پڑھتا تھا۔ اس کا استاد کہتا تھا۔

چرا بروقت بمدرسہ نہ رسیدی؟ زنان بخانۂ شامی آمدند۔ وی نشستند۔

تو وقت پر مدرسہ کیوں نہیں پہنچا۔ عورتیں تمہارے گھر آتی تھیں، اور بیٹھتی تھیں۔

چوں من آنجامی رسیدم پردہ می کردند۔ تو آنجا چہ می کردی؟ پناہِ دیوار می جستم۔

جب میں وہاں پہونچتا تھا پردہ کرتی تھیں۔ تو وہاں کیا کرتا تھا؟ دیوار کی پناہ ڈھونڈتا تھا۔

او داشت	اس نے رکھا	**آنہا داشتند**	انہوں نے رکھا
تو داشتی	تو نے رکھا	**شما داشتید**	تم سب نے رکھا
من داشتم	میں نے رکھا	**ما داشتیم**	ہم سب نے رکھا

احمد اسپے داشت۔ تو چہ داشتی؟۔ شما قلمے داشتید؟۔ آنہا چہ داشتند؟

احمد نے کوئی گھوڑا رکھا۔ تو نے کیا رکھا؟۔ تم نے کوئی قلم رکھا؟ انہوں نے کیا رکھا؟

ما چیزے نداشتیم۔ ہم نے کوئی چیز نہیں رکھا۔

س: (ا) داشتن اور رسیدن مصدر سے ماضی بعید کی گردان معنی کے ساتھ تحریر کرو۔

س: (۲) ماضی بعید کے صیغے استعمال کرکے پندرہ جملے بزبان فارسی تیار کرو، پھر تیار کردہ جملوں کا اردو میں ترجمہ کرو۔

س: (۲) شنیدن اور دیدن مصدر سے ماضی استمراری کی گردان معنی کے ساتھ تحریر کرو۔

س: (۲) ماضی استمراری کے صیغے استعمال کرکے پندرہ جملے بزبان فارسی تیار کرو، پھر تیار کردہ جملوں کا اردو میں ترجمہ کرو۔

س: (۳) فارسی میں ترجمہ کرو۔ تونے پانی رکھا تھا، میرے بھائی نماز پڑھتا تھا، محمد کے باپ کیا دیکھتا تھا، انہوں نے کتاب خریدا تھا، تم سلام کرتے تھے، ہم بازار گئے تھے، اس نے ہم کو کیا دیا تھا، تمہارا بھائی بازار جاتا تھا، تو نے مجھ کو کیا کہا تھا، تیرا لڑکا قرآن پڑھتا تھا، میرا کتا کھاتا تھا، تیری ماں ہم کو دیکھتی تھی، ہم نے تجھ کو گوشت دیا تھا، بھائی نے کام کیا تھا، میں بازار جاتا تھا، تو صبح کو کیا کھاتا تھا، اس نے مجھ کو ٹھنڈا پانی دیا تھا، تو استاذ کو سلام کرتا تھا، ہم مسجد میں گئے تھے۔

س: (۳) داشتہ بود، خواندہ بودید، می گفتم، می کردیم، شنیدہ بودی، می گرفتند، دادہ بودم، می نشستید، نوشتہ بودیم، می داشتی، آمدہ بودند، رفتہ بودیم، می کردیم، گرفتہ بود۔ (الف) مذکورہ الفاظ کے صیغے، بحث اور معنی تحریر کریں۔ (ب) مذکورہ صیغوں کو استعمال کرکے جملہ مفیدہ تیار کرکے اردو میں ترجمہ کریں۔

س: (۴): (الف) درج ذیل فقروں کی خالی جگہوں کو ماضی بعید اور ماضی استمراری کے صیغے استعمال کرکے پر کریں۔ (ب) اردو میں ترجمہ کریں۔

تو کتاب ـــــ، من کتاب ـــــ، پدرِ شما ـــــ، برادرِ ما حج ـــــ، برادرِ تو سلام ـــــ، زنِ محمود ـــــ، استاذِ مدرسہ بہ بازار ـــــ، شما کلمہ ـــــ، شاہِ مغرب اسپ ـــــ، خالِ من فارسی ـــــ، برادر وضو ـــــ، مادرِ او نماز ـــــ، دخترانِ ہند زکوۃ ـــــ، مادرِ تو چہ ـــــ، برادرانِ خالد بیضہ ـــــ، مردماں نماز ـــــ، پدرِ من چہ ـــــ، شما سلام ـــــ؟ ـــــ، دخترِ مدرسہ ـــــ؟ رسولِ خدا چہ ـــــ؟ برادرِ او فارسی ـــــ، ما قلم ـــــ،

ماضی احتمالی

ماضی احتمالی: وہ فعل ہے، جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے میں شک معلوم ہو، جیسے کردہ باشد: اس نے کیا ہوگا۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے آخر میں ''ہ باشد'' لگانے سے ماضی احتمالی کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے، باقی صیغوں کے لئے ضمیریں (ند، ی، ید، م، یم) لگائیں، اور اسکے ترجمہ میں ''ہوگا'' آتا ہے۔ اور شروع میں ''شاید'' بھی بڑھا سکتے ہے۔

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
کردن کرنا	کردہ باشد اس نے کیا ہوگا	کردہ باشند انہوں نے کیا ہوگا	کردہ باشی تونے کیا ہوگا	کردہ باشید تم نے کیا ہوگا	کردہ باشم میں نے کیا ہوگا	کردہ باشیم ہم نے کیا ہوگا
آمدن آنا	آمدہ باشد وہ آیا ہوگا	آمدہ باشند وہ آئے ہونگے	آمدہ باشی توآیا ہوگا	آمدہ باشید تم آئے ہوگے	آمدہ باشم میں آیا ہوں گا	آمدہ باشیم ہم آئے ہونگے

اوکارِ شما کردہ باشد۔ آنہا چہ کردہ باشند؟ من آنجا رفتہ باشم۔

اس نے تمہارا کام کیا ہوگا۔ انہوں نے کیا کیا ہوگا؟۔ میں وہاں گیا ہوں گا۔

ما ایں کتاب را دیدہ باشیم۔ تو بہ مسجد نماز کردہ باشی۔ شما چہ دیدہ باشید؟

ہم نے اس کتاب کو دیکھا ہوگا۔ تو نے مسجد میں نماز ادا کیا ہوگا۔ تم نے کیا دیکھا ہوگا؟

تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد۔

جب تک آدمی بات نہ کہا ہوگا اس کا عیب اور ہنر چھپا ہوگا۔

ماضی تمنائی

ماضی تمنائی:وہ فعل ماضی ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کی آرزو معلوم ہو، جیسے آمدے: کاش آتا۔

قاعدہ:ماضی مطلق کے آخر میں یائے مجہول "ے" بڑھانے سے ماضی تمنائی بنتی ہے۔اور اسکے ترجمہ میں "تا" آتا ہے۔اور کبھی شروع میں "کاش کہ" بھی بڑھاتے ہیں۔

فائدہ:ماضی تمنائی کے ساتھ ہمیشہ حرف تمنا یا حرف شرط" کاش،اگر" وغیرہ لگانا ضروری ہے اس کے بغیر اسکا معنی نا تمام رہتا ہے۔

فائدہ: فارسی میں عام طور پر فعل کے چھ صیغے آتے ہیں، مگر ماضی تمنائی کے لئے اہل زبان سے صرف تین صیغے " واحد غائب، جمع غائب اور واحد متکلم" سنے گئے ہیں، باقی تین صیغے" واحد حاضر، جمع حاضر اور جمع متکلم" کے لئے ماضی استمراری کو ماضی تمنائی کی جگہ پر استعمال کیا جاتا ہے، مثال: ذیل کی عبارت میں ہے۔

رفتے	رفتندے	رفتمے
وہ جاتا	وہ سب جاتے	میں جاتا

اگر محمود آنجا رفتے باز نہ گشتے۔ اگر من بخانہ بودمے ترا کتابِ خود دادمے۔

اگر محمود وہاں جاتا واپس نہ لوٹتا۔ اگر میں گھر میں ہوتا تجھ کو اپنی کتاب دیتا۔

اگر ایں مردم کتابِ خدا خواندندے گمراہ نہ شدندے۔

اگر یہ لوگ خدا کی کتاب پڑھتے گمراہ نہ ہوتے۔

اگر شما می نوشتید خوشخط می شدید۔اگر تم سب لکھتے اچھی تحریر والے ہوتے۔

اگر مابہ مدرسہ می رفتیم از شما می گزشتیم۔

اگر ہم مدرسہ میں جاتے تم سے آگے بڑھتے۔

اگر سخنم می شنیدی کتابِ خوبے از دستِ نمی دادی۔

اگر تو میری بات سنتا ایک عمدہ کتاب اپنی ہاتھ سے نہ دیتا۔

س: (۱) نوشتن اور شنیدن مصدر سے ماضی احتمالی کی گردان معنی کے ساتھ تحریر کرو۔

س: (۲) ماضی تمنائی کے صیغے استعمال کرکے دس جملے بزبان فارسی تیار کرو، پھر تیار کردہ جملوں کا اردو میں ترجمہ کرو۔

س: (۳) فارسی میں ترجمہ کرو۔ احمد نے قلم خریدا ہوگا، میرے بھائی نے روزہ رکھا ہوگا، تیرے باپ نے کیا پڑھا ہوگا، انہوں نے فارسی زبان لکھا ہوگا، تم نے گوشت کھایا ہوگا، میں نے فارسی نہیں پڑھا ہوگا، تو نے مجھ کو کیا دیا ہوگا، تمہارا باپ مدرسہ میں گیا ہوگا، تو نے صبح کیا پڑھا ہوگا، تیرا لڑکا بازار گیا ہوگا، تیرے باپ دوددھ لایا ہوگا، کاش کہ ہماری ماں روزہ رکھتی، کاش کہ تو سورہ یسین پڑھتا، کاش بھائی قلم لاتا، اگر ہم روزہ رکھتے، اگر تو مدرسہ جاتا، اگر میں قرآن پڑھتا، اگر تم روٹی کھاتے، اگر ہم فارسی لکھتے، اگر وہ سب زکوۃ دیتے، اگر میں مسجد جاتا، اگر تم نماز پڑھتے۔

س: (۴): (الف) درج ذیل فقروں کی خالی جگھوں کو ماضی احتمالی کے صیغے استعمال کرکے پر کریں۔ (ب) اردو میں ترجمہ کریں۔

اوکتاب ۔۔۔۔، شما چہ ۔۔۔۔۔، شما روزہ ۔۔۔۔۔، مااسپ ۔۔۔۔۔۔،

برادرِ من نماز ۔۔۔۔، پدرِ من سلام ۔۔۔۔، استاذِ مدرسہ بہ بازار ۔۔۔۔، خواہرِ تو

کلمہ۔۔۔۔، شاہِ ہندز کوۃ۔۔۔۔، خالِ مادر نان۔۔۔۔، پدرِ احمد حسن را۔۔۔۔۔، زنِ اوطعام۔۔۔۔، زنانِ ہند کارِ خانہ۔۔۔۔، مادرِ تو چہ ۔۔۔، بپسرانِ تو نامۂ من ۔۔۔۔، مردماں سلام۔۔۔۔، شما قلمِ برادر۔۔۔۔، خواہرِ تو نماز۔۔۔؟۔۔۔۔۔، دخترِ آنہا بہ بازار۔۔۔۔؟ پدرِ محمود چہ۔۔۔۔؟ مادرِ احمد قرآن۔۔۔۔۔، ما نان۔۔۔۔۔۔،

فعل مستقبل

فعل مستقبل: وہ فعل ہے جو آئندہ زمانہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کو بتائے، جیسے خواہد رفت: وہ جائے گا یعنی آئندہ زمانہ میں۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے شروع میں "خواہد" لگانے سے فعل مستقبل کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے، باقی صیغوں کے لئے خواہد کی دال گرا کر ضمیریں لگائیں۔

خواہد رفت	وہ جائے گا	**خواہند رفت**	وہ جائیں گے
خواہی رفت	تو جائے گا	**خواہید رفت**	تم جاؤگے
خواہم رفت	میں جاؤں گا	**خواہیم رفت**	ہم جائیں گے

تو کجا خواہی رفت؟ بہ مسجد خواہم رفت۔ ایں مردم کجا خوہند رفت؟

تو کہاں جائے گا؟۔ میں مسجد جاؤں گا۔ یہ لوگ کہاں جائیں گے؟

بہ مدرسہ خواہند رفت۔ آنجا چہ خواہند کرد؟ پسرانِ خود را خواہند دید۔

مدرسہ میں جائیں گے۔ وہاں کیا کریں گے؟ اپنے لڑکے کو دیکھیں گے۔

شما کجا خواہید نشست؟ ما بیرونِ مسجد خواہیم نشست۔ احمد بہ مدرسہ خواہد رفت؟

تم کہاں بیٹھوگے؟ ہم مسجد کے باہر بیٹھیں گے۔ احمد مدرسہ میں جائے گا؟

شنیده ام امروز نخواہد رفت۔ میں نے سنا ہے آج نہیں جائے گا۔

س: (۱) خواندن اور دیدن مصدر سے فعل مستقبل کی گردان و معنی تحریر کرو۔

س: (۲) فعل مستقبل کے صیغے استعمال کرکے پندرہ جملے بزبان فارسی تیار کرو، پھر تیار کردہ جملوں کا اردو میں ترجمہ کرو۔

س: (۳) (لف) فارسی میں ترجمہ کرو۔ احمد کا لڑکا روزہ رکھے گا، میرے بھائی کلمہ پڑھے گا، تیرے باپ کیا کھائے گا، وہ سب روٹی لیں گے، تم گوشت لاؤگے، میں فارسی لکھوں گا، تو مجھکو کیوں مارے گا، تمہارا باپ بازار سے آئے گا، تورات میں کہاں جائے گا، تیرا لڑکا مدرسہ جائے گا، میرے باپ گھوڑا خریدے گا، تیری ماں سلام کرے گی، ہم سورہ یٰسین پڑھیں گے، بھائی خط پڑھے گا۔

س: (۴): (الف) درج ذیل فقروں کی خالی جگہوں کو فعل مستقبل کے صیغے استعمال کرکے پر کرو۔ (ب) اردو میں ترجمہ کرو۔

پسرِ محمود کتاب۔۔۔۔، پدرِ تو چہ ۔۔۔۔۔، برادرِ شما سلام۔۔۔۔۔، دخترِ ما روزہ ۔۔۔۔۔، شما کارِ نو۔۔۔۔، من نانِ گرم۔۔۔۔، استاذِ ایں مدرسہ سورۃ یٰسین۔۔۔۔، او نمازِ صبح۔۔۔۔، شاہِ مشرق گوشت۔۔۔۔، تو قرآن کریم۔۔۔۔، پدرِ او وضو۔۔۔۔، زنانِ ما نماز۔۔۔۔، مردانِ ہند نماز۔۔۔۔، پدرِ تو شیر۔۔۔، مادرانِ تو فارسی۔۔۔۔، بندگانِ خدا سلام۔۔۔۔، عمِ تو نامۂ خواہر۔۔۔۔۔۔

س: (۵) خواہم دید، خواہی داشت، خواہند نوشت، خواہید گفت، خواہد خورد، خواہیم خواند، خواہم نشست، خواہید رفت، خواہند کرد۔ مذکورہ بالا صیغوں کو استعمال کرکے جملہ مفیدہ بزبان فارسی تیار کرکے اردو میں ترجمہ کرو۔

فعل مضارع

فعل مضارع: وہ فعل ہے جو موجودہ اور آئندہ زمانوں میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے، جیسے گوید: کہے، خواند: پڑھے، یعنی فی الحال یا آئندہ (دونوں احتمال ہے) اگر ایک کی تعیین کرنا چاہیں تو موجودہ زمانہ کے لئے فعل حال، اور آئندہ زمانہ کے لئے فعل مستقبل استعمال کریں گے۔

فائدہ: (۱) اردو میں کسی بھی مصدر سے علامت مصدر کو گرا کر یائے مجہول ''ے'' لگانے سے فعل مضارع کا معنی بن جاتا ہے، جیسے خواندن: پڑھنا، سے (پڑھے) کردن: کرنا سے (کرے) وغیرہ۔

فائدہ: (۲) فعل مضارع بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔ البتہ علامت مصدر کو گرا کر دال ساکن آخر میں ملا کر اس سے پہلے حرف کو فتحہ دینے سے مضارع کے صیغے بن جاتے ہیں، جیسے پروردن سے پرورَدْ، آوردن سے آوَرَدْ وغیرہ۔

فائدہ: (۳) فعل مضارع، فعل امر اور ماضی مطلق پر ''ب'' زائد لگتی ہے، جیسے بگوید بگو، بگفت۔ اگر ''با'' کے بعد والا حرف مضموم ہو تو ''با'' پر بھی ضمہ ہوتا ہے، اور اگر مفتوح یا مکسور ہو تو ''با'' بھی مکسور ہوتی ہے۔

اگر فعل کا پہلا حرف ''آ'' ہو تو ''ب'' کے ساتھ ایک ''ی'' اضافہ کیا جاتا ہے، جیسے آموز سے بیاموز، آرد سے بیارد، وغیرہ۔ نہی کی ''میم'' اور نفی کی ''نون'' کے لئے بھی یہی قاعدہ ہے، جیسے آموز سے میاموز، آمد سے نیامد وغیرہ۔

اگر اسم کے شروع میں ''ب'' ہو تو ہمیشہ مفتوح ہوتی ہے۔

مضارع کی گردانیں

مصادر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
گفتن کہنا	**گوید** وہ کہے	**گویند** وہ کہیں	**گوئی** تو کہے	**گوئید** تم کہو	**گویم** میں کہوں	**گوئیم** ہم کہیں
خواندن پڑھنا	**خوانَد** وہ پڑھے	**خوانند** وہ پڑھیں	**خوانی** تو پڑھے	**خوانید** تم پڑھو	**خوانم** میں پڑھوں	**خوانیم** ہم پڑھیں
دادن دینا	**دہَد** وہ دے	**دہند** وہ دیں	**دہی** تو دے	**دہید** تم دو	**دہم** میں دوں	**دہیم** ہم دیں
کردن کرنا	**کند** وہ کرے	**کنند** وہ کریں	**کنی** تو کرے	**کنید** تم کرو	**کنم** میں کروں	**کنیم** ہم کریں
داشتن رکھنا	**دارد** وہ رکھے	**دارند** وہ رکھیں	**داری** تو رکھے	**دارید** تم رکھو	**دارم** میں رکھوں	**داریم** ہم رکھیں
آمدن آنا	**آید** وہ آئے	**آیند** وہ آئیں	**آئی** تو آئے	**آئید** تم آؤ	**آیم** میں آؤں	**آئیم** ہم آئیں
خواستن چاہنا	**خواہد** وہ چاہے	**خواہند** وہ چاہیں	**خواہی** تو چاہے	**خواہید** تم چاہو	**خواہم** میں چاہوں	**خواہیم** ہم چاہیں

آموختن سیکھنا	آموزد وہ سیکھے	آموزند وہ سیکھیں	آموزی تو سیکھے	آموزید تم سیکھو	آموزم میں سیکھوں	آموزیم ہم سیکھیں
رسیدن پہنچنا	رسد وہ پہنچے	رسند وہ پہنچیں	رسی تو پہنچے	رسید تم پہنچو	رسم میں پہنچوں	رسیم ہم پہنچیں
بودن ہونا	بُوَدْ وہ ہوئے	بُوَند وہ ہوئیں	بوی تو ہوئے	بوید تم ہوؤ	بوَم میں ہوؤں	بویم ہم ہوئیں
شدن ہونا	باشد وہ ہوئے	باشند وہ ہوئیں	باشی تو ہوئے	باشید تم ہوؤ	باشم میں ہوؤں	باشیم ہم ہوئیں
یافتن پانا	یابد وہ پائے	یابند وہ پائیں	یابی تو پائے	یابید تم پاؤ	یابم میں پاؤں	یابیم ہم پائیں
رفتن جانا	رَوَدْ وہ جائے	روند وہ جائیں	روی تو جائے	روید تم جاؤ	روَم میں جاؤں	رویم ہم جائیں
شودن ہونا	شُوَدْ وہ ہوئے	شوند وہ ہوئیں	شوی تو ہوئے	شوید تم ہوؤ	شوم میں ہوؤں	شویم ہم ہوئیں
بایستن چاہنا	باید وہ چاہے	بایند وہ چاہیں	بائی تو چاہے	بائید تم چاہو	بایم میں چاہوں	بائیم ہم چاہیں
آوَرْدَن لانا	آرد وہ لائے	آرند وہ لائیں	آری تو لائے	آرید تم لاؤ	آرم میں لاؤں	آریم ہم لائیں
گرفتن پکڑنا	گیرد وہ پکڑے	گیرند وہ پکڑیں	گیری تو پکڑے	گیرید تم پکڑو	گیرم میں پکڑوں	گیریم ہم پکڑیں

شنیدن سننا	**شنود** وہ سنے	**شنوند** وہ سنیں	**شنوی** تو سنے	**شنوید** تم سنو	**شنوم** میں سنوں	**شنویم** ہم سنیں
نوشتن لکھنا	**نویسد** وہ لکھے	**نویسند** وہ لکھیں	**نویسی** تو لکھے	**نویسید** تم لکھو	**نویسم** میں لکھوں	**نویسیم** ہم لکھیں
دیدن دیکھنا	**بیند** وہ دیکھے	**بینند** وہ دیکھیں	**بینی** تو دیکھے	**بینید** تم دیکھو	**بینم** میں دیکھوں	**بینیم** ہم دیکھیں
دانستن جاننا	**داند** وہ جانے	**دانند** وہ جانیں	**دانی** تو جانے	**دانید** تم جانو	**دانم** میں جانوں	**دانیم** ہم جانیں
نشستن بیٹھنا	**نشیند** وہ بیٹھے	**نشینند** وہ بیٹھیں	**نشینی** تو بیٹھے	**نشینید** تم بیٹھو	**نشینم** میں بیٹھوں	**نشینیم** ہم بیٹھیں
ماندن رہنا	**ماند** وہ رہے	**مانند** وہ رہیں	**مانی** تو رہے	**مانید** تم رہو	**مانم** میں رہوں	**مانیم** ہم رہیں
خرامیدن ٹہلنا	**خرامد** وہ ٹہلے	**خرامند** وہ ٹہلیں	**خرامی** تو ٹہلے	**خرامید** تم ٹہلو	**خرامم** میں ٹہلوں	**خرامیم** ہم ٹہلیں
خریدن خریدنا	**خرَد** وہ خریدے	**خرند** وہ خریدیں	**خری** تو خریدے	**خرید** تم خریدو	**خرم** میں خریدوں	**خریم** ہم خریدیں
خندیدن ہنسنا	**خندَدُ** وہ ہنسے	**خندند** وہ ہنسیں	**خندی** تو ہنسے	**خندید** تم ہنسو	**خندم** میں ہنسوں	**خندیم** ہم ہنسیں
خسپیدن سونا	**خسپد** وہ سوئے	**خسپند** وہ سوئیں	**خسپی** تو سوئے	**خسپید** تم سوؤ	**خسپم** میں سوؤں	**خسپیم** ہم سوئیں

خوابیدن سونا	**خوابد** وہ سوئے	**خوابند** وہ سوئیں	**خوابی** تو سوئے	**خوابید** تم سوؤ	**خوابم** میں سوؤں	**خوابیم** ہم سوئیں
خوردن کھانا	**خورد** وہ کھائے	**خورند** وہ کھائیں	**خوری** تو کھائے	**خورید** تم کھاؤ	**خورم** میں کھاؤں	**خوریم** ہم کھائیں

س: (ا) خورد، خوابیم، خندی، خرند، نشینید، دانم، شنوید، گیرند، رسیم، آموزید، خواہند، گوئی، دہید، کنم، دارند، آئیم، خورم، خوابید۔ (الف) مذکورہ صیغوں کو استعمال کرکے جملہ مفیدہ تیار کرو۔ (ب) تیار کردہ جملوں کا اردو میں ترجمہ کرو۔

فعل حال کے صیغے

فعل حال: وہ فعل ہے جو موجودہ زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے، جیسے: می کند: کرتا ہے یعنی فی الحال۔

قاعدہ: فعل مضارع کے شروع میں ''می یا ہمی'' لگانے سے فعل حال بن جاتا ہے، جیسے می کند، ہمی کند (وہ کرتا ہے)

می کند	وہ کرتا ہے	**می کنند**	وہ کرتے ہیں
می کنی	تو کرتا ہے	**می کنید**	تم کرتے ہو
می کنم	میں کرتا ہوں	**می کنیم**	ہم کرتے ہیں

احمد مشق می کند۔ آنہا نماز می کنند۔ تو چہ می کنی؟ من کار می کنم۔

احمد مشق کرتا ہے۔ وہ سب نماز ادا کرتے ہیں۔ تو کیا کرتا ہے؟ میں کام کرتا ہوں۔

شما سلام می کنید۔ ما مشق می کنیم۔ او بخانہ نمی رود۔ آنہا بمسجد می روند۔

تم سلام کرتے ہو۔ ہم مشق کرتے ہیں۔ وہ گھر نہیں جاتا ہے۔ وہ سب مسجد میں جاتے ہیں۔

تو بشہر روی۔ من مدرسہ اسلامیہ می روم۔ شما کجا می روید؟

تو شہر میں جاتا ہے۔ میں اسلامی مدرسہ جاتا ہوں۔ تم کہاں جاتے ہو؟

ما بخواندنِ ترجمہ کلام اللہ می رویم۔ پسرت چرا نان نمی خورد؟ بیمار است۔

ہم کلام اللہ کا ترجمہ پڑھنے جاتے ہیں۔ تیرا لڑکا روٹی کیوں نہیں کھاتا ہے؟ بیمار ہے

آں مردم شیر می خورند۔ تو چہ می نویسی؟ من سبق خود می نویسم۔

وہ لوگ دودھ پیتے ہیں۔ تو کیا لکھتا ہے؟ میں اپنا سبق لکھتا ہوں۔

شما کتاب خود می گیرید؟ بلے! می گیریم۔ من ایں کتاب را می گیرم۔

تم سب اپنی کتاب لیتے ہو؟ ہاں ہم اپنی کتاب لیتے ہیں۔ میں یہ کتاب لیتا ہوں۔

عیب کہ ندارد۔ عیبے نیست۔ احمد کجا رفت؟ پس پس می آید۔

جو عیب نہ رکھے۔ کوئی عیب نہیں ہے۔ احمد کہاں گیا؟ پیچھے پیچھے آتا ہے۔

او کلام اللہ حفظ می خواند۔ تو دیدہ می خوانی؟ بلے۔

وہ اللہ کا کلام زبانی پڑھتا ہے۔ تو دیکھ کر پڑھتا ہے؟ ہاں (میں دیکھ کر پڑھتا ہوں)

زبان فارسی دانی؟ چیزے می دانم۔ تو بمسجد جامع می روی؟ روز جمعہ می روم۔

تو فارسی زبان جانتا ہے؟ کچھ جانتا ہوں۔ تو جامع مسجد جاتا ہے؟ جمعہ کے دن جاتا ہوں۔

برادر شما چہ می خواند؟ ہرچہ من می خوانم او می خواند۔ پدر شما چہ می کند؟

تمہارا بھائی کیا پڑھتا ہے؟ جو کچھ میں پڑھتا ہوں وہ پڑھتا ہے۔ تمہارا باپ کیا کرتا ہے؟

غذا می خورد۔ محمود! کتاب خود چرا نمی خوانی؟ اگر می دانی چرا نمی گوئی؟

کھانا کھاتا ہے۔ محمود! تو اپنی کتاب کیوں نہیں پڑھتا ہے؟ اگر تو جانتا ہے کیوں نہیں کہتا ہے؟

مدرسہ جائے خواندن است نہ جائے بیہودہ گفتن۔ مدرسہ پڑھنے کی جگہ ہے نہ کہ بیہودہ بکنے کی۔

امر حاضر معروف

فعل امر: وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کام کا حکم دیا جائے، جیسے بیا: آ۔

قاعدہ: مضارع کے صیغے واحد حاضر سے ''ی'' گرادی جائے تو امر بن جاتا ہے، جیسے: گوئی سے بگو، خوانی سے بخواں۔

فائدہ ۱: امر کے لئے صرف دو صیغے واحد حاضر اور جمع حاضر آتے ہیں، باقی غائب کے دو صیغے اور متکلم کے دو صیغے کے واسطے امر کے الگ سے کوئی صیغے نہیں آتے بلکہ مضارع کے جو صیغے ہیں وہی امر کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں، مگر فرق کرنے کے لئے اکثر امر پر ''ب'' لگاتے ہیں، جیسے ، بگوید، بگویند، بگو، بگوئید، بگویم، بگوییم۔ اور کبھی ''باید کہ'' لگاتے ہیں، جیسے باید کہ خواند (چاہئے کہ پڑھے وہ)۔

فائدہ ۲: اگر امر کے ''بائے زائدہ'' کے بعد والا حرف مضموم ہو تو ''با'' پر بھی ضمہ ہوتا ہے، تو جیسے بُگو، بُکُن۔

اور اگر ''با'' کے بعد والا حرف مفتوح یا مکسور ہو، یا ''با'' امر کے شروع میں ''ی'' یا تو ''الف مکسور یا مضموم'' سے پہلے واقع ہو تو ''با'' مکسور پڑھی جائیگی، جیسے: بِیَنداز، بِیفت ، بِیَاموز، بِگیر وغیرہ۔

اگر مضارع کی اصل ''الف مکسور'' کے ساتھ ہو تو امر کے شروع میں ''با'' اضافہ کرنے سے وہ ''الف'' بدل جاتی ہے ''ی'' کے ذریعہ، جیسے: ''انداز'' امر حاضر کے شروع میں ''باء'' اضافہ کریں گے تو ''بِینداز، اور ''افت'' امر حاضر کے شروع میں ''باء'' اضافہ کریں گے تو بِیفت'' ہو جائے گا۔

اگر فعل امر کے شروع میں "آ" ہو تو "ب" اور "آ" کے درمیان ایک "ی" اضافہ کرتے ہیں، جیسے آموز سے بیاموز، آر سے بیار۔

بگو	کہہ	**بخواں**	پڑھ
بدہ	دو	**بکن**	کر
بیا	آ	**برو**	جا
بشنو	سن	**بنویس**	لکھ
بشو	دھو	**بنشیں**	بیٹھ
بیار	لا	**شو**	ہو
بداں	جان	**بخور**	کھا
بدار	رکھ	**بگیر**	پکڑ
آموز	سیکھ	**ببیں**	دیکھ

کتاب بیار۔ ہرچہ خواندۂ باز بخواں۔ آب سرد بدہ۔ پیش من بیا۔

کتاب لا۔ جو کچھ تو نے پڑھا ہے پھر پڑھ۔ ٹھنڈا پانی دے۔ میرے سامنے آ۔

دست خود بشو۔ پند بزرگان بشنو۔ سبق خود بنویس۔ وضو کن۔

اپنا ہاتھ دھو۔ بزرگوں کی نصیحت سن۔ اپنا سبق لکھ۔ وضو کر۔

ہمہ وقت خدائے خود را یاد دار۔ جزدان بگیر و بمکتب برو۔

ہر وقت اپنے اللہ کو یاد رکھ۔ بستہ پکڑ اور اسکول جا۔

چوں پیشِ استاد آئی سلام کن۔ جائے خود بآرام بنشیں۔

جب تو استاد کے سامنے آئے سلام کر۔ اپنی جگہ آرام سے بیٹھ۔

ادب بیاموز۔ پیش شو۔ پیراہن را ببیں تکمہ ندارد۔ خیاط را بدہ کہ رفو کند۔

ادب سیکھ۔ سامنے ہو۔ کرتہ کو دیکھ بٹن نہیں ہے۔ درزی کو دے کہ رفو کرے۔

چاکر را بگو اسپ عربی را زین کند۔ کالسکہ نیارد۔

نوکر کو کہہ عربی گھوڑے کو زین کسے۔ گاڑی نہ لائے۔

بقچہ بیار کہ امروز تبدیل لباس می کنم۔ گھڑی لا کہ میں آج لباس تبدیل کر لیتا ہوں۔

بداں اے عزیز! تا توانی از یاد خدا غافل نمانی۔

جان تو آئے پیارے! جہاں تک ہو سکے خدا کی یاد سے غافل نہ رہ۔

کم خور تا خود نہ رنجی۔ کم گو تا دیگراں نہ رنجند۔

کم کھا تا کہ خود رنجیدہ نہ ہو۔ کم بول تا کہ دوسرے لوگ رنجیدہ نہ ہو۔

نھی حاضر معروف

فعل نھی: وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کام سے روکا جائے، جیسے: مِیَا: مت آ، مرو: مت جا۔

قاعدہ: امر حاضر پر ”م“ اور امر غائب و متکلم پر ”ن“ لگانے سے فعل نہی بن جاتا ہے۔

فائدہ: جس طرح امر غائب و امر متکلم کے شروع میں ”باید کہ“ لگایا جاتا ہے اسی طرح نہی غائب و نہی متکلم کے شروع میں بھی ”باید کہ“ لگایا جاتا ہے، جیسے باید کہ نخواند (چاہیئے کہ وہ نہ پڑھے)۔ اگر فعل نہی کا پہلا حرف ”آ“ ہو تو ”م“

اور "ن" کے ساتھ ایک "ی" اضافہ کر دیا جاتا ہے، جیسے آموز سے میاموز، آرد سے نیارد۔

مخواں	مت پڑھ	**مده**	مت دے
مگو	مت کہہ	**مکن**	مت کر
مرو	مت جا	**مدار**	مت رکھ

مباش۔ غلط مخواں۔ دلِ تنگ مدار۔ آں چہ ندانی مگو۔

مت ہو۔ غلط مت پڑھ۔ چھوٹا دل مت رکھ۔ جو کچھ نہیں جانتا ہے مت کہہ۔

از نماز خواندن غافل مباش۔ ایں کتاب را از دست مده۔

نماز پڑھنے سے غافل مت ہو۔ اس کتاب کو ہاتھ سے مت دے۔

بمجلس بداں مرو۔ برے لوگوں کی بیٹھک میں مت جا۔

کتاب خود را خراب مکن۔ اپنی کتاب کو خراب مت کر۔

زبان فارسی خیلے دشوار است لاکن شیریں است۔ شرم مکن۔

فارسی زبان بہت مشکل ہے لیکن میٹھی ہے۔ شرم مت کر۔

ہر چہ بتوانی بپارسی حرف بزن۔ ہمیں طور مشق می شود۔ بد گو مباش۔

جو کچھ ہو سکے فارسی میں بات کر۔ اسی طرح مشق ہوتا ہے۔ برا کہنے والا مت ہو۔

کن، کنید، ببیں، ببینید، مکن، مکنید، مگیر، مگیرید۔

کن تو کر	**کنید** تم سب کرو	**بیں** تو دیکھ	**بینید** تم سب دیکھو
مکن تو مت کر	**مکنید** تم سب مت کرو	**مگیر** تو مت پکڑ	**مگیرید** تم سب مت پکڑو

سگ را نگاہ کنید۔ چہ محبت می کند۔ ببینید چہ طور دمش می جنباند۔

کتے پر نظر ڈالو۔ کتنی محبت کرتا ہے۔ دیکھو کس طرح اپنی دم ہلاتا ہے۔

نشان محبتش ہمیں است۔ خویش و بیگانہ را خوب می شناسد۔

اس کی محبت کی علامت یہی ہے۔ اپنے اور پرایے کو خوب پہچانتا ہے۔

دوست و دشمن را خوب می داند۔ دست بدہانش مکنید کہ می گزد۔

دوست اور دشمن کو بہت جانتا ہے۔ اس کے منہ میں ہاتھ مت ڈالو کیونکہ کاٹتا ہے۔

دمش مگیرید۔ خوشش نمی آید۔ مگزار کہ دروں بیاید۔

اس کی دم مت پکڑو۔ اس کو اچھا نہیں لگتا ہے۔ اسے اندر مت آنے دو۔

بدرش کن کہ فرش پلید می شود۔ جسمش نجس است۔

اس کو باہر نکال دو کیونکہ بچھونا گندہ ہوتا ہے۔ اس کا بدن ناپاک ہے۔

اسم فاعل قیاسی

اسم فاعل: وہ اسم ہے جو کام کرنے والے پر دلالت کرے،

جیسے: کنندہ: کرنے والا۔

قاعدہ: فعل امر کے صیغہ واحد حاضر کے آخری حرف کو زیر دے کر آخر میں "ندہ" لگانے سے اسم فاعل واحد بن جاتا ہے، جیسے: خور سے خورِندہ (کھانے والا ایک آدمی) اور اس سے "ہ" کو گرا کر "گان" لگانے سے اسم فاعل جمع بن جاتا ہے، جیسے: خورندگان (کھانے والے بہت آدمی)۔

اگر امر کے آخر میں "الف" یا "واؤ" ہو تو "ندہ" سے پہلے "ی" زیادہ کرتے ہیں، جیسے: رو سے روئندہ، گو سے گوئندہ، آ سے آئندہ۔

اگر امر کا آخری حرف "ی" ہو تو گرا دیتے ہیں، جیسے: زی سے زندہ۔

پرندہ	آفرینده	نویسنده	خواننده	خواہنده	خورنده
اڑنے والا (چڑیا)	پیدا کرنے والا	لکھنے والا	پڑھنے والا	چاہنے والا	کھانے والا

خدا آفرینندۂ ما است۔ نویسنده داند کہ در نامہ چیست۔

اللہ تعالی ہم سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ لکھنے والا جانتا ہے کہ خط میں کیا ہے۔

امروز پرندۂ خوبے دیدم۔ خوانندۂ قرآن مجید مقبولِ خدا است۔

آج میں نے ایک عمدہ چڑیا دیکھا۔ قرآن مجید پڑھنے والا اللہ کا پیارا ہے۔

خواہنده را از در محروم مگرداں۔ مانگنے والے کو دروازے سے ناامید مت پھیر۔

اسم فاعل سماعی

دانا	جاننے والا	**مردم در**	آدمیوں کو پھاڑنے والا
بینا	دیکھنے والا	**چاہ کن**	کنواں کھودنے والا
بار بر	بوجھ اٹھانے والا	**آخر بیں**	انجام کو دیکھنے والا
خنداں	ہنسنے والا	**خوشدل**	خوش رہنے والا دل
رواں	چلنے والا (جاری)	**مزدور**	مزدوری کرنے والا

تو دانا و بینا ہستی۔ احتیاجِ ما نداری۔ آب رواں پاک است۔

تو جاننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ تجھے ہماری ضرورت نہیں ہے۔ جاری پانی پاک ہے۔

تا توانی در رنج و راحت خنداں باش۔ چاہ کن را چاہ در پیش۔

جہاں تک ہوسکے دکھ اور سکھ میں ہنستا ہوا رہ۔ کنواں کھودنے والا کا کنواں سامنے ہوتا ہے۔

خرِ بار بر بہ از شیر مردم در۔

بوجھ ڈھونے والا گدھا بہتر ہے لوگوں کو پھاڑ کھانے والا شیر سے۔

مرد آخر بیں مبارک بندہ است۔ مزدور خوشدل کند کار بیش۔

انجام کو دیکھنے والا آدمی بابرکت بندہ ہے۔خوشدل نوکر زیادہ کام کرتا ہے۔

اسم مفعول

اسم مفعول: اسم مفعول وہ اسم ہے جو اس شخص یا چیز کو بتائے جس پر کام واقع ہوا ہو، جیسے: زَدَہ: مارا ہوا۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے آخر میں "ہ" بڑھانے سے اسم مفعول بن جاتا ہے۔

آفریدہ	آزردہ	نوشتہ	کردہ	دیدہ	شنیدہ
پیدا کیا ہوا	ستایا ہوا	لکھا ہوا	کیا ہوا	دیکھا ہوا	سنا ہوا

شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ ما آفریدۂ خدائیم۔

سنا ہوا کب دیکھا ہوا کی مانند ہوتا ہے۔ ہم خدا کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔

نوشتۂ من بیں۔دلِ آزردہ مدار۔ خود کردہ را علاج نیست۔

میرا لکھا ہوا دیکھ۔ دکھا ہوا دل مت رکھ۔اپنے کئے ہوئے کا کوئی علاج نہیں ہے۔

صرف صغیر مع معنی

گفتن: **گفت** اس نے کہا، **گفتہ است**-اس نے کہا ہے، **گفتہ بود**-اس نے کہا تھا، **می گفت**-وہ کہتا تھا، **گفتہ باشد**-اس نے کہا ہوگا، **گفتے**-وہ کہتا، **خواہد گفت**-وہ کہے گا، **گوید**-وہ کہے، **می گوید**-وہ کہتا ہے، **بگو**-کہہ، **مگو**-مت کہہ، **گوئندہ**-کہنے والا ، گفتہ- کہا ہوا۔

فارسی و اردو اعداد لفظی

یک ایک (۱)	دو دو (۲)	سه تین (۳)	چهار چار (۴)	پنج پانچ (۵)
شش چھ (۶)	ہفت سات (۷)	ہشت آٹھ (۸)	نہ نو (۹)	دہ دس (۱۰)
یازدہ گیارہ (۱۱)	دوازدہ بارہ (۱۲)	سیزدہ تیرہ (۱۳)	چہاردہ چودہ (۱۴)	پانزدہ پندرہ (۱۵)
شانزدہ سولہ (۱۶)	ہفدہ سترہ (۱۷)	ہژدہ اٹھارہ (۱۸)	نوازدہ انیس (۱۹)	بست بیس (۲۰)
بست و یک اکیس (۲۱)	بست و دو بائیس (۲۲)	بست و سہ تیئیس (۲۳)	بست و چہار چوبیس (۲۴)	بست و پنج پچیس (۲۵)
بست و شش چھبیس (۲۶)	بست و ہفت ستائیس (۲۷)	بست و ہشت اٹھائیس (۲۸)	بست و نہ انتیس (۲۹)	سی تیس (۳۰)
سی و یک اکتیس (۳۱)	سی و دو بتیس (۳۲)	سی و سہ تینتیس (۳۳)	سی و چہار چونتیس (۳۴)	سی و پنج پینتیس (۳۵)
سی و شش چھتیس (۳۶)	سی و ہفت بتیس (۳۷)	سی و ہشت اڑتیس (۳۸)	سی و نہ انتالیس	چہل چالیس (۴۰)
چہل و یک اکتالیس (۴۱)	چہل و دو بیالیس (۴۲)	چہل و سہ تینتالیس (۴۳)	چہل چونتالیس (۴۴)	چہل و پنج پینتالیس (۴۵)
چہل و شش اکتالیس (۴۶)	چہل و ہفت بیالیس (۴۷)	چہل و ہشت اڑتالیس	چہل و نہ انچاس (۴۹)	پنجاہ پچاس (۵۰)

پنجاه و یک اکاون (۵۱)	پنجاه و دو باون (۵۲)	پنجاه و سه تیرپن (۵۳)	پنجاه و چهار چون (۵۴)	پنجاه و پنج پچپن (۵۵)
پنجاه و شش چھپن (۵۶)	پنجاه و هفت ستاون (۵۷)	پنجاه و هشت اٹھاون (۵۸)	پنجاه و نه انسٹھ (۵۹)	شصت ساٹھ (۶۰)
شصت و یک اکسٹھ (۶۱)	شصت و دو باسٹھ (۶۲)	شصت و سه ترسٹھ (۶۳)	شصت و چهار چونسٹھ (۶۴)	شصت و پنج پینسٹھ (۶۵)
شصت و شش چھیاسٹھ (۶۶)	شصت و هفت سڑسٹھ	شصت و هشت اڑسٹھ (۶۸)	شصت و نه انہتر (۶۹)	هفتاد ستر (۷۰)
هفتاد و یک اکہتر (۷۱)	هفتاد و دو بہتر (۷۲)	هفتاد و سه تہتر (۷۳)	هفتاد و چهار چوہتر (۷۴)	هفتاد و پنج پچھتّر (۷۵)
هفتاد و شش چھیتر (۷۶)	هفتاد و هفت ستتر (۷۷)	هفتاد و هشت اٹھہتر (۷۸)	هفتاد و نه اناسی (۷۹)	هشتاد اسّی (۸۰)
هشتاد و یک اکیاسی (۸۱)	هشتاد و دو بیاسی (۸۲)	هشتاد و سه تراسی (۸۳)	هشتاد و چهار چوراسی (۸۴)	هشتاد و پنج پچاسی (۸۵)
هشتاد و شش چھیاسی (۸۶)	هشتاد و هفت ستاسی (۸۷)	هشتاد و هشت اٹھاسی (۸۸)	هشتاد و نه نواسی (۸۹)	نود نوے (۹۰)
نود و یک اکانوے (۹۱)	نود و دو بانوے (۹۲)	نود و سه ترانوے (۹۳)	نود و چهار چورانوے (۹۴)	نود و پنج پچانوے (۹۵)
نود و شش چھیانوے (۹۶)	نود و هفت ستانوے (۹۷)	نود و هشت اٹھانوے (۹۸)	نود و نه ننانوے (۹۹)	صد سو (۱۰۰)
دویست دو سو (۲۰۰)	هزار ہزار (۱۰۰۰)	لک لاکھ (۱۰۰۰۰۰)	ملیون دس لاکھ ۱۰۰۰۰۰۰	ده ملیون کروڑ ۱۰۰۰۰۰۰۰

اعداد کسری	نیم، نصف آدھا	سہ یک، یک سوم تہائی	چہار یک، یک چہارم، یک ربع چوتھائی

فائدہ: عدد و معدود کی ترکیب میں یہ بات فارسی میں خاص طور پر یاد رکھنی چاہئے کہ عدد ہمیشہ معدود سے پہلے آتا ہے، عدد چاہے جمع ہو یا واحد، مگر معدود ہمیشہ واحد آتا ہے، اور اسی اعتبار سے اس کا فعل بھی واحد آتا ہے، جیسے: ''چار لڑکے گئے'' اس کا ترجمہ فارسی میں ''چہار پسر رفت'' ہوگا۔ نہ کہ ''چہار پسراں رفتند''

قاعدہ ۱: فارسی میں چھوٹے عدد کو بڑے عدد کے ساتھ ملانے کا دستور یہ ہے کہ گیارہ سے لے کر انیس تک مرکبات سماعی یعنی اہل زبان سے سنے گئے ہیں، جیسے: یازدہ، دوازدہ، تا، نوازدہ۔ بیس سے لے کر سو تک بڑے عدد کو معطوف علیہ اور چھوٹے عدد کو معطوف یعنی بیچ میں واؤ کے ساتھ لائیں جاتے ہیں، جیسے: ''بست و یک، سی و دو، پنجاہ و چہار۔

قاعدہ ۲: سینکڑے، ہزار، لاکھ، کروڑ کے ساتھ اکائی کو ملانا ہو تو اکائی کو پہلے رکھنا ہے، جیسے: سہ صد، یک ہزار، دو ہزار، سہ ہزار و ہفت صد، ہشت لک و چہار صد۔

قاعدہ ۳: ''اکائی، دہائی، سینکڑے اور ہزار'' کی ترتیب اس طرح ہوتی ہے کہ پہلے ہزار، پھر سیکڑے، پھر دہائی، پھر اکائی لاتے ہیں، جیسے: ۱۹۵۵ء کو لفظوں میں ''یک ہزار، و نہ صد، و پنجاہ، و پنج'' لکھیں گے۔

قاعدہ ٤:اعداد صفاتی و ترتیبی: وہ صفت عددی ہے جس سے چیزوں کی گنتی کے ساتھ ان کی ترتیب اور درجہ معلوم ہو، جیسے: پہلا، بیسواں، چالیسواں۔

ان کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اسم عدد کے آخر میں ''م'' بڑھا کر اس سے پہلے حرف پر پیش لگاتے ہیں، جیسے: یکم (پہلا)، پنجم (پانچواں)، یازدہم (گیارھواں)۔

قاعدہ۵: اردو میں سوائے پانچ اعداد "پہلا، دوسرا، تیسرا، چوتھا، اور چھٹا" کے کسی بھی عدد ذاتی کے آخر میں لفظ "واں" لگانے سے وہ عدد صفاتی بن جاتی ہے، جیسے: پانچ سے پانچواں، بیس سے بیسواں، وغیرہ۔

در نمازِ پنج وقت ہفدہ رکعت فرض است۔ وقتِ صبح دو رکعت۔

پانچ وقت کی نماز میں سترہ رکعت فرض ہے۔ صبح کے وقت دو رکعت۔

وقتِ پیشیں چار رکعت۔ وقت عصر نیز چار رکعت۔ وقت شام سہ رکعت۔

ظہر کے وقت چار رکعت۔ عصر کے وقت بھی چار رکعت۔ مغرب کے وقت تین رکعت

وقتِ خفتن چار رکعت۔ سونے کے وقت چار رکعت۔

در اسلام ہفت چیز سنت است۔ ختنہ کردن، موئے لب گرفتن، موئے بینی کندیدن،

اسلام میں سات چیزیں سنت ہیں۔ ختنہ کرنا، ہونٹ کے بال کٹوانا، ناک کے بال اکھاڑنا،

ناخن گرفتن، سر تراشیدن، موئے بغل گرفتن، موئے زیرِ ناف گرفتن۔

ناخن کاٹنا، سر منڈوانا، بغل کے بال اکھاڑنا، ناف کے نیچے کے بال کاٹنا۔

شش جہت ایں است۔ چھ اطراف یہ ہیں

بریں	فروردیں	خاور	باختر	پائیں	بالا
اتر	دکھن	پورب	پچھم	نیچے	اوپر

محمود چند تا برادر داری؟ جناب دو۔ چند سالہ اند؟ یکے ہشت سالہ است و دیگرے نہ سالہ

محمود تیرے کتنے بھائی ہیں؟ جناب دو۔ کتنے برس کے ہیں؟ ایک آٹھ برس کا ہے، دوسرا نو برس کا

دہ	بست	سی	چہل	پنجاہ	شصت	ہفتاد	ہشتاد	نود	صد
دس	بیس	تیس	چالیس	پچاس	ساٹھ	ستر	اسی	نوے	سو

احمد! چند روز رخصت می خواہی؟ جنابِ آغا! دہ روز۔

احمد تو کتنے دن کی چھٹی چاہتا ہے؟ جناب عالی دس دن۔

می دانی بر دست و پایت چند تا انگشت است؟ بلے! بست انگشت است۔

تو جانتا ہے ہاتھ اور پاؤں میں کتنی انگلیاں ہیں؟ ہاں! بیس انگلیاں ہیں۔

امسال روزۂ رمضان سی بود۔ پدرم کہ ہشتاد سالہ است۔ ہمہ ماہ رمضان روزہ گرفت۔

اس سال رمضان کا روزہ تیس تھا۔ میرا باپ جو اسی سال کا ہے۔ پورے رمضان کا مہینہ روزہ رکھا۔

چہل سیر یک من است۔ وشصت دقیقہ یک ساعت۔ نود و نہ نامِ خدا یاد دار۔

چالیس کیلوں میں ایک من ہے۔ اور ساٹھ منٹ میں ایک گھنٹہ ہے۔ اللہ کے ننانوے نام یاد رکھ۔

صد رحمت بر آں کس کہ خدمتِ مادر و پدر بکند۔ از دہ تا بست بشمار۔

سو رحمت ہو اس شخص پر جو ماں و باپ کی خدمت کرتا ہے۔ دس سے بیس تک شمار کر۔

دہ دس	**یازدہ** گیارہ	**دوازدہ** بارہ	**سیزدہ** تیرہ	**چہاردہ** چودہ	**پانزدہ** پندرہ
شانزدہ سولہ	**ہفدہ** سترہ	**ہژدہ** اٹھارہ	**نوازدہ** انیس	**بست** بیس	**آفریں، آفریں!!** شاباش، شاباش!!

از پنجاہ تا شصت می توانی بشماری؟ بلے! می توانم۔

پچاس سے ساٹھ تک تو شمار کر سکتا ہے؟ ہاں! کر سکتا ہوں۔

پنجاہ و یک	**پنجاہ و دو**	**پنجاہ و سہ**	**پنجاہ و چہار**	**پنجاہ و پنج**
اکیاون	باون	ترپن	چون	پچپن
پنجاہ و شش	**پنجاہ و ہفت**	**پنجاہ و ہشت**	**پنجاہ و نہ**	**شصت**
چھپن	ستاون	اٹھاون	انسٹھ	ساٹھ

روزهائے هفته: هفته کے دن

شنبہ	یک شنبہ	دو شنبہ	سہ شنبہ	چہار شنبہ	پنج شنبہ	آدینہ
سنیچر	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ

روز شنبہ یہوداں تعطیل می کنند۔ یک شنبہ نصرانیاں تعطیل می کنند۔

سنیچر کے دن یہودی چھٹی مناتے ہیں۔اتوار کے دن نصرانیاں چھٹی مناتے ہیں۔

روز دو شنبہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا شدہ نند۔

پیر کے دن اللہ کے پیغمبر ﷺ وسلم پیدا ہوئے۔

و بہمیں روز وفات یافتند۔شب سہ شنبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فوت شدہ نند۔

اور اسی دن وفات پائی۔ منگل کے دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئی۔

روز پنج شنبہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم از مکہ بعزمِ ہجرت بر آمدند۔

جمعرات کے دن اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کے ارادہ سے نکلے۔

روزِ آدینہ عیدِ ہفتہ است۔و بہمیں روز نمازِ جمعہ می کنند۔

جمعہ کا دن ہفتہ کی عید ہے۔اور اسی دن جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں۔

ماه هائے قمری: قمری مهینے

محرم۔صفر۔ربیع الاول۔ربیع الآخر۔جمادی الاولی۔

جمادی الاخری۔ رجب۔شعبان۔رمضان۔شوال۔ذی قعدہ۔ذی الحجہ

یکم شوال عید الفطر است۔دہم ذی الحجہ عید الاضحیٰ است۔نہم ذی الحجہ حج می گزارند۔

پہلی شوال کو عید الفطر ہے۔ دسویں ذی الحجہ کو عید الاضحیٰ ہے۔ نویں ذی الحجہ کو لوگ حج ادا کرتے ہیں۔

پانزدہم شعبان شبِ برأت است۔ در ماہِ رجب زکوۃ می دہند۔

پندرھویں شعبان کو شبِ برأت ہے۔رجب کے مہینہ میں لوگ زکوۃ دیتے ہیں۔

ماہ رمضان روزہ می گیریم۔　　دہم محرم روزِ عاشورہ است۔

ہم رمضان کے مہینہ میں روزہ رکھتے ہیں۔ دسویں محرم عاشورہ کا دن ہے۔

و ہمیں روز امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ در کربلا شہید شدند۔

اور اسی دن امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کربلا میں شہید ہوئے۔

مشہور آں است کہ ولادت حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوازدہم ربیع الاول است۔

مشہور یہ ہے کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائیش بارہ ربیع الاول ہے۔

مختلف فقرے

(۱) برادر! زود برخیز، تا آفتاب برآید از نمازِ صبح و دیگر ضروریات فارغ باشی۔

(۱) بھائی! جلدی اٹھ، تاکہ سورج نکلنے تک صبح کی نماز اور دوسری ضرورتوں سے فارغ ہوسکے۔

ہرچہ از قرآن خواندۂ،　　آں قدر کہ می توانی تلاوت کن۔

جو کچھ تونے قرآن سے پڑھا ہے،　　جتنی مقدار ہوسکے تو تلاوت کر۔

(۲) در زمستاں چاشت خوردہ بمدرسہ برو۔ چوں وقتِ پیشیں در رسد بجماعت نماز کن۔

سردی کے موسم میں ناشتہ کھا کر مدرسہ جا۔ جب ظہر کا وقت ہو جائے باجماعت نماز پڑھ۔

وقتِ رخصت کہ ساعتِ چار است بخانہ باز آ۔　در راہ بازی مکن۔

چھٹی کا وقت جو کہ چار بجے ہے گھر میں واپس آ۔ راستہ میں کھیل کود مت کر۔

(۳) چوں از مدرسہ بخانہ در آئی۔ دست و رو شستہ ہرچہ حاضر باشد قدرے بخور۔

جب تو مدرسہ سے گھر میں آئے۔ ہاتھ اور چہرہ دھو کر جو کچھ حاضر ہو کچھ کھالے۔

ساعتے بیروں تفرج کن۔　امّا زنہار باطفال ہرزہ نہ گردی۔

کچھ وقت باہر تفریح کر لے۔ لیکن ہر گز بیہودہ بچوں کے ساتھ مت پھیر۔

چوں وقت عصر در رسد بمسجد رفتہ بجماعت نماز ادا کن۔

جب عصر کا وقت ہو جائے مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز ادا کر۔

باز نماز شام خواندہ بخانہ بیا۔ ہر چہ. بروز خواندی بازش بخواں۔

پھر مغرب کی نماز پڑھ کر گھر میں آ۔ جو کچھ دن میں پڑھا اسکو پھر پڑھ۔

خواندن شب. بر دل نقش می شود۔ پیش از خفتن نمازِ عشاء بخواں۔

رات کی پڑھائی دل پر نقش ہو جاتی ہے۔ سونے سے پہلے عشاء کی نماز پڑھ۔

تا توانی ترکِ نماز جماعت مکن۔

جہاں تک ہو سکے جماعت کی نماز مت چھوڑ۔

(۴) مدرسہ تابستاں صبح وامی شود کہ ساعت شش باشد۔

موسم گرما میں مدرسہ صبح کھلتا ہے جب چھ بجتا ہے۔

نیم روز رخصت می شود کہ ساعت دوازدہ است۔

دوپہر کو چھٹی ہوتی ہے جب بارہ بجتا ہے

بتابستاں نماز صبح کردہ بمدرسہ. برو۔

موسم گرما میں صبح کی نماز پڑھ کر مدرسہ میں جا۔

نماز پیشیں کردہ تلاوتِ قرآن کن۔ ظہر کی نماز پڑھ کر قرآن کی تلاوت کر۔

(۵) دیروز بست و نہم رمضان بود۔ امروز ہلال خواہد بر آمد۔ فردا عید است۔

(۵) گزشتہ کل انتیسواں رمضان تھا۔ آج چاند نکلے گا۔ آئندہ کل عید ہے۔

ما لباس فاخرہ در بر کردہ بہ عیدگاہ خواہیم رفت۔ ہم لوگ شاندار لباس پہن کر عیدگاہ جائیں گے۔

(۶) پریشب سوارِ کالسکۂ بخار شدہ راندیم۔ ہمہ ہمراہاں خوابیدند۔

ہم پرسوں رات ریل گاڑی میں سوار ہو کر چلے۔ تمام ساتھی سو گئے۔

من بصحرا نگاہ می کردم تا چشم کار می کرد، ہمہ صحرا سبزہ زار بود۔

میں جنگل کو دیکھ رہا تھا جہاں تک نظر کام کر رہی تھی، سارا جنگل ہرا بھرا تھا۔

گاہ گاہ میانِ جنگل بلبل می نالید۔

کبھی کبھی جنگل کے بیچ بلبل شور کر رہی تھی۔

(۷) شب ہوا بسیار صاف و بے ابرو باد بود۔ ستارہاں می درخشیدند۔

رات کو ہوا بہت صاف اور بغیر بادل و آندھی کے تھی۔ ستارے چمک رہے تھے۔

ماہ دیر بر آمد۔ صبح از خواب بر خاستہ نہار خوردم۔ آخر روز منزل آمدم۔

چاند دیر سے نکلا۔ صبح نیند سے اٹھ کر میں نے ناشتہ کیا۔ شام کو گھر آیا۔

سرم را درد گرفت۔ خوابیدم۔ دیشب بسیار کم خوابیدہ بودم۔

میرے سر میں درد ہو گیا، میں سو گیا۔ کل رات میں بہت کم سویا تھا۔

امشب ہوا خیلے سرد بود۔ امروز مرا کارِ بزرگ پیش آمدہ۔ پریروز آفتاب خیلے گرم بود۔

آج رات ہوا بہت ٹھنڈی تھی۔ آج مجھے ایک بڑا کام پیش آیا۔ پرسوں دن دھوپ بہت تیز تھی۔

(۹) پسرش کہ جوان و خوش قامت است، دیشب روئے تختے خوابیدہ لحافے بر رو کشیدہ بود۔

اس کا لڑکا جو جوان اور اچھا قد والا ہے، کل رات ایک چارپائی پر لیٹ کر کوئی لحاف چہرے پر اوڑھا ہوا تھا۔

(۱۰) مسلمان را باید کہ اطفال یتیم را کہ وارث نداشتہ باشند، پرستاری کنند۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ یتیم بچوں کی جن کا وارث نہیں ہیں، پرورش کریں۔

واز ہر علمے دہند۔ اور ہر قسم کا علم سکھائیں۔

حدیث اور بزرگوں کے اقوال

(۱) رسول خدا ﷺ فرمودہ است۔ ہر کہ ایک بار بر من درود خواند، خدائے تعالیٰ و فرشتگان بروے دہ بار درود بگویند۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ جو شخص ایک بار مجھ پر درود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس پر دس بار درود بھیجتے ہیں۔

(۲) ہر کہ بدیدنِ عالمے رفت، بدیدنِ من آمدہ۔ وہر کہ باعالمے مصافحہ کرد، بامن مصافحہ نمود۔
جو شخص کسی عالم کو دیکھنے گیا، وہ مجھے دیکھنے آیا۔ اور جس شخص نے کسی عالم کے ساتھ مصافحہ کیا، اس نے میرے ساتھ مصافحہ کیا۔

وہر کہ پیشِ عالمے نشست بامن نشستہ۔ اور جو شخص کسی عالم کے سامنے بیٹھا وہ میرے ساتھ بیٹھا۔

وہر کہ در دنیا بامن نشیند۔ خدائے تعالیٰ اورا روزِ قیامت بامن در بہشت بنشاند۔
اور جو شخص دنیا میں میرے ساتھ بیٹھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ جنت میں بیٹھائے گا۔

(۳) ایمان چیست؟ شناختنِ خدائے تعالیٰ بدل، واقرار کردن بہ زبان، و عمل کردن بحکمِ شریعت۔
ایمان کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کو دل سے پہچاننا، اور زبان سے اقرار کرنا، اور شریعت کے حکم پر عمل کرنا۔

(۴) ہر کہ برائے نماز بطریق نیکو وضو کند و نماز گزارد، ہر چہ در میانِ آں نماز و نمازِ دیگر کند، آمرزیدہ شود۔
جو شخص نماز کے واسطے اچھی طرح وضو کرتا ہے، اور نماز ادا کرتا ہے، تو وہ جو کچھ گناہ اس نماز اور دوسری نماز کے درمیان کرتا ہے، بخشا جاتا ہے۔

(۵) ہر کہ باوضو بخسپد و بہماں شب بمیرد نزد خدائے تعالیٰ اجرِ عظیم یابد۔

جو شخص باوضو سوئے اور اسی رات مر جائے تو اللہ تعالی کے پاس بڑا ثواب پائے گا۔

(٦) مسواک کنید کہ ازاں پاکیٔ دہان است، وخوشنودیٔ رحمان۔

مسواک کرو کیونکہ اس سے منہ کی صفائی ہے، اور اللہ کی رضامندی۔

(٧) در روزِ جمعہ بر ہمہ مسلمانان سہ چیز واجب است۔ غسل نمودن، مسواک کردن، خوشبو مالیدن۔

جمعہ کے دن تمام مسلمانوں پر تین چیز واجب ہے، غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو ملنا۔

(٨) جمعہ بہترین روزہا است۔ جمعہ تمام دنوں میں سب سے بہتر ہے۔

(٩) نماز جمعہ بہتر است از دنیا واز ہر چہ در دنیا است۔

جمعہ کی نماز بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے۔

(١٠) نزد خدائے تعالی بوئے دہنِ روزہ داران از مشک خوشبو تر است۔

اللہ تعالی کے نزدیک روزے داروں کے منہ کی بو مشک سے زیادہ خوشبو دار ہے۔

(١١) اگر خدائے تعالی آسمانہا وزمینہا را اجازتِ سخن گفتن بدہد۔ ہر روزہ دار را مژدۂ جنت بدہند۔

اگر اللہ تعالی آسمانوں اور زمینوں کو بات کہنے کی اجازت دیتے۔ تو وہ ہر روزے دار کو جنت کی خوشخبری دیتے۔

(١٢) ہمہ چیزہا را زکوۃ است۔ وزکوۃ تن روزہ داشتن است۔

تمام چیزوں کی زکوۃ ہے۔ اور بدن کی زکوۃ روزہ رکھنا ہے۔

(١٣) نماز ستونِ دین است۔ ہر کہ نماز قائم نمود، دینِ خود را قائم داشت۔ وہر کہ نماز را ترک داد، بنائے دینِ خود را بر انداخت۔

نماز دین کا ستون ہے۔ جس شخص نے نماز قائم کیا۔ اس نے اپنے دین کو قائم رکھا۔ اور جس شخص نے نماز کو چھوڑ دیا، اس نے اپنے دین کی بنیاد کو گرا دیا۔

(۱۴) ہر چیزے رانشانے است۔ و نشانِ ایمان نماز است۔
ہر چیز کی کوئی علامت ہے۔اور ایمان کی علامت نماز ہے۔

(۱۵) ہر کہ ترکِ نماز کند و دیدہ دانستہ نگزارد منکر است۔
جو شخص نماز چھوڑ دیتا ہے اور جان بجھ کر نماز نہیں پڑھتا ہے وہ منکر ہے۔

(۱۶) ہر کہ نماز نہ کند، ایمان ندارد، و ہر کہ زکوۃ ندہد نمازش ادا نشود۔
جو شخص نماز نہیں پڑھتا ہے، ایمان نہیں رہتا ہے، اور جو شخص زکوۃ نہیں دیتا ہے اس کی نماز نہیں ہوتی ہے۔

(۱۷) کسے کہ پیش از سلام کردن سخنے گوید۔ جوابش ندہید۔
جو شخص سلام کرنے سے پہلے کوئی بات کہے۔اس کا جواب مت دو۔

(۱۸) ہر کہ مادر و پدر را بیازارد بوئے بہشت نیابد۔
جو شخص ماں باپ کو ستائے گا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

(۱۹) با مادر و پدر خویش نیکوئی کنید، تا پسرانِ شما بشما نیکوئی کنند۔
اپنے ماں اور باپ کے ساتھ بھلائی کرو، تاکہ تمہارے لڑکے تمہارے ساتھ بھلائی کریں۔

(۲۰) خوشنودیٔ خدا تعالی در خوشنودیٔ مادر پدر است۔ و ناخوشنودیٔ او در ناخوشنودیٔ مادر و پدر۔
اللہ تعالی کی رضامندی ماں اور باپ کی رضامندی میں ہے۔اور اللہ تعالی کی ناراضگی ماں اور باپ کی ناراضگی میں ہے۔

(۲۱) ہر کہ خاموشی ورزید سلامت ماند۔ و ہر کہ سلامت ماند رستگاری یافت۔
جس نے خاموشی اختیار کیا سلامت رہا۔اور جو شخص سلامت رہا نجات پایا۔

(۲۲) سہ چیز زبون است۔ خواب بسیار۔ گفتن بسیار۔ خوردن بسیار۔

تین چیز بری ہیں۔ زیادہ سونا۔ زیادہ بولنا۔ زیادہ کھانا۔

(۲۳) ہر کہ بسیار خورد بسے بود کہ بیمار شود۔ وہر کہ کم خوردن عادتِ خود کند بیمار نہ شود

جو شخص زیادہ کھاتا ہے بسا اوقات بیمار ہوتا ہے۔ اور جو شخص کم کھانا اپنی عادت کرتا ہے وہ بیمار نہیں ہوتا ہے۔

(۲۴) خندۂ بسیار دل را بمیراند۔ زیادہ ہنسی دل کو مار دیتی ہے۔

(۲۵) رنجوران را عیادت کنید۔ و بر جنازۂ مسلمانان حاضر شوید۔ وآخرت را یاد کنید۔

بیماروں کی مزاج پرسی کرو۔ اور مسلمانوں کی جنازہ پر حاضر ہوؑ۔ اورآخرت کو یاد کرو۔

(۲۶) بیمار را روزِ اول باید پرسید۔ بیمار کو پہلے ہی دن پوچھنا چاہئے۔

(۲۷) مسلمان را باید کہ ہمسایہ و مہمانِ خود را عزیز دارد۔ و سخنِ پسندیدہ گوئد۔ ورنہ خاموش ماند۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے پڑوس و مہمان کو محبوب رکھے۔ اور عمدہ بات کہے۔ ورنہ چپ رہے۔

(۲۸) ہر جا کہ باشی از خدائے تعالی بترس۔ و پاداشِ بدی بہ نیکی کن۔ و با مردم بہ نیک خوئی معاملہ کن۔

جس جگہ بھی ہو اللہ تعالی سے ڈر۔ اور برائی کا بدلہ بھلائی کر۔ اور لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک کر۔

(۲۹) ہر کہ در وے ازیں سہ چیز یکے بود۔ اگرچہ نماز کند، و روزہ دارد منافق باشد۔ یکے آنکہ دروغ گوید۔ دوم آنکہ خلاف وعدہ کند۔ وسوم آنکہ خیانت کند۔

جس شخص کے اندر ان تین چیزوں میں سے کوئی ایک ہو۔ اگرچہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے منافق ہوگا۔ پہلا یہ ہے کہ جھوٹ کہے۔ دوسرا یہ ہے کہ وعدہ خلافی کرے۔ تیسرا یہ ہے کہ خیانت کرے۔

(۳۰) دروغ روزی را بکاہد۔ جھوٹ روزی کو گھٹا دیتا ہے۔

(۳۱) بزرگ ترین گناہاں شرک است، و نافرمانیٔ مادر و پدر، و سخن دروغ نیز۔

سب سے بڑا گناہ شرک ہے، اور ماں و باپ کی نافرمانی، اور جھوٹ بات بھی۔

(۳۲) خشم ایمان را چناں تباہ کند کہ صبر انگبیں را۔

غصہ ایمان کو اس طرح تباہ کرتا ہے جس ترح ایلوا شہد کو۔

(۳۳) ہر کہ خشم فرو خورد حق تعالیٰ عذاب از وے بردارد۔

جو شخص غصہ پی جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے عذاب اٹھا لیتا ہے۔

(۳۴) جامۂ سفید بہترین جامہا است۔ سفید کپڑا سب سے بہتر کپڑا ہے۔

دوست کی ملاقات: **(۱) السلام علیکم ۔وعلیکم السلام۔مزاج عالی ؟ الحمد للہ، دعائے جان شما۔**

تم پر سلامتی ہو۔اور تم پر بھی سلامتی ہو۔مزاج شریف ؟ الحمد للہ، آپکی دعا۔

خوش آمدید۔ مردم بخیر اند ؟ کوچک و بزرگ بسلامت ؟ بلے، ہمہ دعا می کنند۔

خیریت سے آئے، سب لوگ خیریت سے ہیں ؟ چھوٹے اور بڑے خیریت سے ہیں ؟ ہاں سب دعا کرتے ہیں ؟

(۲) بعد مدت تشریف آوردید۔ ایں قدر بے التفاتی ؟ معاف دارید۔ چہ کنم کارہائے دنیا نمی گزارند۔ ہم دولت خانہ را بلد نہ بودم۔

مدت کے بعد تشریف لائیں۔ اس قدر بے توجہی ؟ معاف کیجئے۔ کیا کروں دنیا کے کام ختم نہیں ہوتا ہے، میں گھر سے بھی واقف نہیں تھا۔

(۳) بسم اللہ ! جناب آغا ! چہ بر وقت رسیدید ! چاشت حاضر است۔ بیائید۔ نوش جاں

فرمائید۔

اللہ کے نام سے ! جناب عالی ! آپ کیا وقت پر پہونچے ! ناشتہ حاضر ہے۔ آیئے۔ کھانہ کھا لیجئے۔

بندہ طعام خوردہ آمدہ ام۔ اشتہا ندارم۔ خیر چیزے ایں جا ہم نوشِ جاں فرمائید۔ بسرِ شما کہ سیر ہستم۔

میں ناچیز کھانہ کھا کر ایا ہوں۔ مجھے بھوک نہیں ہے۔ ٹھیک ہے کچھ یہاں بھی کھا لیجئے۔ تمہارے سر کی قسم میں آسودہ ہوں۔

(۴) چائے حاضر است۔ بخورید۔ معاف دارید آغا ! نمی خورم کہ خشکی می آرد۔ خیر از یک فنجان چہ می شود۔

چائے حاضر ہے۔ پی لیجئے۔ معاف کیجئے جناب میں نہیں پیتا ہوں، کیونکہ چائی خشکی لاتی ہے۔ خیر ایک پیالی سے کیا ہوتا ہے۔

(۵) اسپ کمیت را چہ کردید؟ فروختم چالاک نبود۔ ایں سبزہ خیلے خوب است۔ بسیار تیز است۔

تم نے کمیت گھوڑے کو کیا کیا؟ میں نے بیچ دیا۔ چالاک نہیں تھا۔ یہ سبز رنگ کا گھوڑا بہت اچھا ہے۔ بہت تیز ہے۔

مہمیز را ہم تاب نمی آرد۔ تا بہ قمچی چہ رسد؟ چہ سبب است فربہ نمی شود۔

ایڑ کی طاقت بھی نہیں لگانی پڑتی ہے، چھڑی تک کیا پہونچے۔ کیا وجہ ہے موٹا نہیں ہوتا ہے۔

آب و دانۂ ہند باسپہائے ولایت سازگار نمی آید۔ اسپ چابک گاہے فربہ نمی شود۔

ہندوستان کا دانہ پانی غیر ملکی گھوڑوں کو موافق نہیں آتا ہے۔ چالاک گھوڑا کبھی موٹا نہیں ہوتا ہے۔

(۶) پیش خدمت شما چہ مواجب می گیرد؟ نان و شش ماہہ رخت۔ من فراش خود را پنج روپیہ شہریہ می دہم۔

تمہارا خادم کیا تنخواہ لیتا ہے؟ روٹی اور چھ مہینہ کا کپڑا۔ میں اپنے چپراسی کو پانچ روپیہ ماہانہ دیتا ہوں۔

چیست کہ لاغر شدہ؟ سہ روزہ است کہ تپ کردہ۔ اکنوں چیزے بہتر است۔علاج دکتوری می کند۔ خیر خدایش شفادہد۔

کیا وجہ ہے دبلا ہو گیا؟ تین دن ہوا ہے کہ بخار آیا ہے۔اب کچھ بہتر ہے۔ڈاکٹری علاج کرتا ہے۔ خیر اللہ اس کو شفا دے۔

(۷) اجازت است؟ حالا رخصت می شوم۔ چرا چرا ایں قدر زودی؟ بنشینید! ساعتے حرف زنیم ودلے خوش کنیم۔ خیر می روم۔

اجازت ہے؟ اب میں رخصت ہوتا ہوں۔ کیوں اس قدر جلدی؟ بیٹھو! کچھ دیر باتیں کریں،اور دل خوش کریں۔ خیر میں جاتا ہوں۔

کجا می روید؟ وقت وقتِ رفتن نیست۔شب بسیار گزشتہ۔ ہمیں جا خواب کنید۔

تم کہاں جاؤگے؟ یہ وقت جانے کا وقت نہیں ہے۔رات بہت ہو گئی۔ یہیں سو جاؤ۔

خیر حالا کالسکۂ بخار است۔می روم۔پس از یک ماہ انشاء اللہ باز آیم۔

خیر اب ریل گاڑی کا وقت ہے۔ میں جاتا ہوں۔ایک مہینہ بعد انشاء اللہ واپس آؤں گا۔

نوکروں سے ضروری باتیں:- (۱) نظر قلی! برو۔یک پیسہ را ماست بستاں۔ قیماق ہم برائے چائے بگیر۔آب خوردنی بدہ۔

نظر قلی! جا ایک پیسہ کا دہی لے آ۔ ملائی بھی چائے کے لیئے لا۔پینے کا پانی دے۔

ہشدار کہ نریزد گرم است۔برو،آب تازہ از چاہ بیار۔

ہوشیار رہ کہ گر نہ جائے، گرم ہے۔ جا ٹھنڈا پانی کنواں سے لا۔

(۲) رکابئ پلاؤ را پیشتر بگزار۔ نگاہ کن کاسۂ شوربا کج نہ شود۔ زغال روشن کن۔

پلاؤ کی تھال کو سامنے رکھ۔ خیال رکھ شوربا کا پیالہ ٹیڑھا نہ ہو۔ کوئلہ جلا۔

بمنقل گزاشتہ بیار۔ بگو قدرے چائے دم کنند۔

انگیٹھی میں ڈال کر لا۔ کہہ تھوڑی چائے بنائے۔

قدرے شیر ہم بیندازند کہ خسکیش رامی برو۔ نبات تہ نشین شود۔ قاسق بدہ کہ بجنبانم۔

تھوڑا دودھ بھی ڈالدے جو اسکی خشکی لے جائے۔ شکر نیچے بیٹھ گئی ہے۔ چمچہ دے کہ ہلاؤں۔

(۳) کلاہم کجا است؟ خفتانِ بنات بیار، وبند در زیر جامہ بکش۔ بندہائے قبا شکستہ اند۔

میری ٹوپی کہاں ہے؟اونی کورٹ لا، ازار بند پاجامہ میں لگادے۔ قبا کی گھنڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔

در خانہ بدہ کہ درست کنند۔ لباسِ دربار بیار کہ وقت شدہ۔ آئینہ پیش بگزار کہ عمامہ بر سر بپیچم۔

گھر میں دے کہ درست کریں۔ درباری لباس لا کیونکہ وقت ہو گیا ہے۔ شیشہ سامنے رکھ کہ پگڑی سر پر لپیٹ لوں۔

(۴) دو پیسہ سر تراش رابدہ۔ پیسہ ندارم۔ روپیہ بگیر و پیسہ بیار۔ ہنوز صراف دکان نکشادہ

دو پیسہ نائی کو دے۔ میرے پاس پیسہ نہیں ہے۔ روپیہ لے اور پیسہ لا۔ ابھی روپیہ پرکھنے والا نے دکان نہیں کھولا ہے۔

بدکان قنادے برو۔ بدو آنہ حلوہ بیار و باقی پیسہ بگیر۔ چند تا پیسہ آوردی؟

کسی حلوائی کی دکان میں جا۔ دو آنہ سے حلوہ لا اور باقی پیسہ لے آ۔ تو نے کتنا پیسہ لایا؟

روپیہ قلب است صراف نمی گیرد۔ خیر دیگر بگیر۔

روپیہ کھوٹا ہے، صراف نہیں لیتا ہے۔ ٹھیک ہے دوسرا لے لے۔

(۵) محمود! آفتاب بمغرب رفت۔ اکنوں شام شد۔ من بمسجد رفتہ کردہ می آیم۔
محمود! سورج پچھم میں چلا گیا۔ اب شام ہو گئی۔ میں مسجد جا کر نماز ادا کر کے آتا ہوں۔

توچراغ روشن کن۔ کتاب و قلمدانم روئے میز بنہ۔ تو بتی جلا۔ میری کتاب اور قلمدان میز پر رکھ۔

(۶) از شب چہ قدر گزشتہ؟ البتہ پاسے از شب گزشتہ باشد۔ امروز مرا زودتر خواب گرفت۔
کتنی رات گزر گئی؟ شاید رات کا ایک پہر گزرا ہوگا۔ آج مجھکو بہت جلد نیند آ گئی۔

فرشِ خواب بینداز کہ استراحت کنم۔ سونے کا بستر بچھا تا کہ آرام کروں۔

توشک بتکاں۔ لحاف را پائیں بگزار۔ دروازہ را پیش کن۔
بچھانے کا گدا جھاڑ۔ رضائی کو پائتنی میں رکھ۔ دروازہ کو آگے کر۔

شمع دان سر طاقچہ و کلید زیر بالینم بگزار۔
شمعدان کو طاق پر اور کنجی کو میرے سرہانے کے نیچے رکھدے۔

چوں پارۂ شب بگزرد، مرا بیدار کن کہ چیزے نوشتن دارم۔
جب رات کا ایک حصہ گزر جائے، مجھے جگا دے کیونکہ مجھے ایک چیز لیکھنا ہے۔

(۷) چراغ روشنی کمتر دارد۔ روغن در چراغ بریز کہ خاموش نشود۔ گل بگیر۔
دیا کی روشنی کم ہو گئی ہے۔ دیا میں تیل ڈال کہ گل نہ ہو جائے۔ جلا ہوا حصہ جھاڑ دے۔

سر فتیلہ را پیش کن۔ بتی کے سرے کو آگے کر دے۔

در بازار راست و چپ چراغ گزشتہ از گاز روشن کنند، کہ چراغاں خوبے شود۔
بازار میں دائیں اور بائیں جانب دیا رکھ کر گیس سے روشن کرتے ہیں، تا کہ خوب روشنی ہو۔

(۸) حاجی صالح! شنیدم کہ کلکتہ می روی۔ راست است؟ بلے آقا! می روم۔
حاجی صالح! میں نے سنا کہ آپ کلکتہ جا رہے ہو۔ (یہ) سچ ہے؟ ہاں مالک جا رہا ہوں۔

کارے بہ شما رجوع خواہم کرد۔ باید کہ انجام دہی۔ بجہت ہمیں بود کہ شما را خواستم۔

میں ایک کام آپ کے حوالے کروں گا۔ چاہئے کہ آپ انجام دو۔ اسی وجہ سے میں نے آپ کو طلب کیا۔

فرمائید آقا! حاضرم۔ زود برمی گردی یا بدیر؟ تا یک ماہِ دیگر برمی گیرم۔

فرمایئے مالک! میں حاضر ہوں۔ جلدی لوٹوگے یا دیر سے؟ اگلے مہینہ تک لوٹوں گا۔

کارے دیگر ندارم۔ پول نقد می برم۔ ابریشم می خرم و می گردم۔

مجھے کوئی دوسرا کام نہیں ہے۔ نقد روپیہ لے جاؤں گا۔ ریشم خریدوں گا، اور لوٹوں گا۔

خرید وفروخت کی باتیں:- (۱) میوہ فروش حاضر است۔ بیارید۔ کجا است؟

میوہ بیچنے والا حاضر ہے۔ لاؤ! کہاں ہے؟

انار یک سیر بچند آنہ می دہی؟ سیرے ہشت آنہ۔ سیب روپیہ را چند؟ بست وپنج۔

انار ایک کیلو کتنے آنہ میں دیتے ہو؟ ایک کیلو آٹھ آنہ۔ سیب ایک روپیہ کے کتنے ہیں؟ پچیس۔

خدارا ببیں۔ بابا راست بگو۔ آغا! ہنوز دشت ہم نہ کردہ ام۔ از شما زیادہ نمی خواہم۔

اللہ کو دیکھو۔ میاں سچ کہو۔ جناب! ابھی میں نے بوہنی بھی نہیں کی ہے۔ تم سے زیادہ نہیں چاہتا ہوں۔

(۲) سیب خام است؟ خیر پختہ است۔ رنگش ببینید۔ بویش کنید۔ ازیں بہتر دیگر چہ خواہد بود۔ ہرچہ خام باشد مال من۔

سیب کچا ہے؟ خیر پکا ہے۔ اس کا رنگ دیکھئے۔ اس کی بو سونگھئے۔ اس سے بہتر دوسرا کیا ہوگا؟ جو کچھ کچا ہوگا وہ میرا ہے۔

(۳) در قتّی چیست؟ زعفران است۔ یک تولہ بچند آنہ میدہی؟ پنج آنہ۔

ڈبیا میں کیا ہے؟ زعفران ہے۔ ایک تولہ کتنے آنہ میں دیتے ہو؟ پانچ آنہ۔

بسیار گراں است۔ایں قدر گراں فروشی مکن بابا! کہ می گیرد؟حرف مرا گوش کن۔

بہت مہنگا ہے۔اس قدر مہنگامت بیچو میاں! کون لیگا؟ میری بات سن لو۔

در گراں فروشی نفع نیست۔اگرارزاں می فروشی؟بسیار می فروشی۔

مہنگا بیچنے میں نفع نہیں ہے۔اگر سستا بیچوگے؟تو زیادہ بیچوگے۔

و خیر می بری۔ خیر گفتۂ شما بجاں منظور است بگیر۔

اور نفع اٹھاؤگے۔ ٹھیک ہے آپ کی بات دل سے منظور ہے۔ لے لیجئے۔

(۴) ایں نافہ است؟بلے! یک نافہ بچہ قیمت می دہی؟بہ پنج روپیہ۔

(کیا) یہ کستوری کی تھیلی ہے؟ہاں! ایک کستوری کی تھیلی کتنی قیمت کی دیتے ہو؟ پانچ روپیہ میں۔

من ہم بگویم؟بفرمائید! اگر چار روپیہ می گیری بگیر۔ورنہ اختیار داری۔

میں بھی کہوں؟فرمایئے! اگر چار روپیہ لیتے ہو تو لو۔ ورنہ تم کو اختیار ہے۔

خیر بگیرید۔ہر چہ پسند شما باشد بردارید۔خود دو دانہ چیدہ بدہ۔

ٹھیک ہے لے لیجئے۔جو آپ کو پسند ہو اٹھا لیجئے۔خود دو دانہ چن کر دو۔

ہمہ اش یکساں است۔ سرِ موئے فرق نیست۔ سب ایک جیسا ہے۔ بال برابر فرق نہیں ہے۔

لقمان کی سو نصیحتیں

اے جانِ پدر! خدارا بشناس۔ہر چہ از پند و نصیحت گوئی نخست برآں کار کن۔

آئے پیارے بیٹے! اللہ تعالی کو پہچان۔جو کچھ وعظ و نصیحت تو کرے پہلے اس پر عمل کر۔

سخن باندازۂ خویش گوئی۔قدرِ مردم بداں۔ حق ہمہ کس رابشناس۔

بات اپنے اندازہ سے کہہ۔لوگوں کا مرتبہ جان۔ہر شخص کے حق کو پہچان۔

رازِ خود نگاہ دار۔ یار را بوقتِ سختی بیازما۔ دوست را بسود و زیاں امتحان کن۔ از مردم ابلہ و ناداں بگریز۔ دوست زیرک و دانا گزیں۔

اپنی بھید کو محفوظ رکھ۔ دوست کو مصیبت کے وقت آزما۔ دوست کی نفع اور نقصان کے وقت آزمائش کر۔ بے وقوف اور احمق لوگوں سے بچ۔ ہوشیار اور عقلمند دوست اختیار کر۔

در کارِ خیر جد جہد نمائے۔ سخن بہ حجّت بگوئے۔ یاراں و دوستاں را عزیز دار۔ با دوست و دشمن ابرو کشادہ دار۔ مادر و پدر را غنیمت دار۔

بھلائی کے کام میں کوشش کر۔ بات دلیل کے ساتھ کہہ۔ ساتھیوں اور دوستوں کو محبوب رکھ۔ دوست اور ساتھیوں کے ساتھ کھلے ہوئے رہ۔ ماں اور باپ کو غنیمت جان۔

استاد را بہترین پدر شمر۔ خرچ باندازۂ دخل کن۔ در ہمہ کار میانہ رو باش۔ جوانمردی پیشۂ خود کن۔ زبان را نگاہ دار۔ جامہ و تن پاک دار۔

استاد کو سب سے بہتر باپ شمار کر۔ خرچ آمدنی کے مطابق کر۔ تمام کاموں میں درمیانی راستہ اختیار کرنے والا ہو۔ سخاوت اپنا پیشہ بنا۔ زبان کو محفوظ رکھ۔ کپڑا اور بدن پاک رکھ۔

با جماعت یار باش۔ اگر ممکن باشد سواری و تیر اندازی بیاموز۔

دوستوں کے گروہ میں رہ۔ اگر ممکن ہو تو سواری اور تیر اندازی سیکھ۔

با ہر کس کار باندازۂ او کن۔ سخن چوں بشب گوئی آہستہ و نرم گوئی، و چوں بہ روز گوئی بہ ہر سو نگاہ کن۔ ہر شخص کے ساتھ کام اس کی حیثیت کے مطابق کر۔ بات جب رات میں کہے تو آہستہ اور نرم کہہ، اور جب دن میں کہے تو ہر طرف نظر رکھ۔

کم خوردن، کم گفتن، کم خفتن عادت گیر۔ ہر چہ بہ خود نہ پسندی بدیگراں مپسند۔ کارہاں را بادانش و تدبیر کن۔ ناآموختہ استادی کن۔

کم کھانا، کم بولنا، کم سونا عادت بنا۔ جو کچھ اپنے لئے پسند نہیں کرتا ہے دوسرے کے لئے پسند مت کر۔ تمام کاموں کو عقل اور تدبیر سے کر۔ بغیر سیکھے استادی مت کر۔

بر مالِ کساں دل منہ۔ از بد اصلاں چشم وفا مدار۔ در ہیچ کار بے اندیشہ مشو۔ ناکردہ را کردہ مشمر۔ کارِ

امروز بہ فرداں میفگن۔ لوگوں کے مال پر دل مت لگا۔ جاہلوں سے وفا کی امید مت رکھ۔ کسی کام میں بے فکر مت ہو۔ نہ کئے ہوئے کو کیا ہوا شمار مت کر۔ آج کا کام کل پر مت ڈال۔

با بزرگ تراز خود مزاح مکن۔ با مردمِ بزرگ سخن دراز مگوئی، حاجت منداں را نومید مکن۔ جنگِ گزشتہ یاد مکن۔

اپنے سے بڑے کے ساتھ مذاق مت کر۔ بڑے آدمیوں کے ساتھ لمبی بات نہ کر۔ ضرورت مندوں کو ناامید مت کر۔ گزری ہوئی لڑائی یاد نہ کر۔

مالِ خود بہ دوست و دشمن منمائے۔ خویشاوندی از خویشاں مبر۔

اپنا مال دوست اور دشمن کو مت دیکھا۔ رشتہ داروں سے رشتہ مت کاٹ۔

کسانیکہ نیک باشند۔ بہ غیبت یاد مکن۔ بخود منگر۔ پیشِ مردم انگشت در دہاں و بینی مکن۔

جو لوگ نیک ہو، غیبت کے ساتھ یاد مت کر۔ اپنے کو مت دیکھ۔ لوگوں کے سامنے انگلی منہ اور ناک میں مت ڈال۔

روبروئے کساں بدنداں خلال مکن۔ آبِ دہان و بینی بہ آوازِ بلند مینداز۔ ہنگامِ فاژہ دست بر دہن نہ۔ سخن ہزل آمیز مگوئی۔ مردم راپیشِ مردم خجل مکن۔

لوگوں کے سامنے دانتوں کو خلال مت کر۔ تھوک اور ریزش آواز کے ساتھ مت پھینک۔ جمائی کے وقت ہاتھ منہ پر رکھ۔ بے ہودہ باتیں مت کہہ۔ لوگوں کو لوگوں کے سامنے شرمندہ مت کر۔

غمازی بچشم وابرو مکن۔ سخنِ گفتہ دگر بار مگوئے۔ از سخنے کہ خندہ آید حذر کن۔

آنکھ اور بھنویں سے اشارہ مت کر۔ کہی ہوئی بات دوبارہ مت کہہ۔ جس بات سے ہنسی آئے پرہیز کر

ثنائے خود پیشِ کسے مگوئے۔ خود را چوں زناں میارائے۔ ہنگامِ سخن دست مجنباں۔

اپنی تعریف کسی کے سامنے مت کر۔ اپنے کو عورتوں کی طرح مت سنوار۔ بات کرتے وقت ہاتھ مت ہلا۔

بہ بد خواہ کساں ہمداستاں مشو۔ مردہ را بہ بدی یاد مکن کہ سودے نہ دارد۔ تا توانی جنگ و خصومت مساز۔ لوگوں کے برا چاہنے والوں کے موافق مت ہو۔ مردے کو برائی کے ساتھ یاد مت کر، کیونکہ کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جہاں تک ہوسکے لڑائی و جھگڑا مت کر۔

در حقِ نیکاں جز بہ صلاح گمان مبر۔ نانِ خود بر سفرۂ دیگر مخور۔
نیکوں کے حق میں سوائے بھلائی کے گمان مت رکھ۔ اپنی روٹی دوسرے کی دستر خوان پر مت کھا۔

در کارہاں تعجیل مکن۔ برائے دنیا خود را در رنج میفگن، در حالتِ غضب سخن سنجیدہ گوئی۔
کاموں میں جلد بازی مت کر۔ دنیا کے واسطے اپنے کو غم میں مت ڈال۔ غصہ کی حالت میں نپی تلی بات کہہ

آبِ بینی بہ آستیں پاک مکن۔ در میانِ سخنِ مردم میا۔
ریزش آستین سے صاف مت کر۔ لوگوں کی باتوں کے بیچ مت آ۔

ہنگامِ طلوعِ آفتاب مخسپ۔ در راہ روی از بزرگاں پیشی مکن۔ چپ و راست نظر مکن۔ پیشِ مہمان بر کسے خشم مکن۔ سورج طلوع ہونے کے وقت مت سو۔ راستہ چلنے میں بڑوں سے اگے مت ہو۔ دائیں بائیں مت دیکھ۔ مہمان کے سامنے کسی پر غصہ مت کر۔

بہ دیوانہ مست سخن مگوئے۔ مہمان را کار مفرما۔ با عامیاں درنداں بر سرِ راہ منشیں۔
مجنون اور مست آدمی سے بات مت کر۔ مہمان کو کام کے لئے نہ کہہ۔ لفنگے اور شرابی کے ساتھ راستے میں نہ بیٹھ۔

بہر سود و زیاں آبروئے خود مریز۔ مغرور و متکبر مباش۔
ہر نفع اور نقصان کے لئے اپنی عزت خراب مت کر۔ غرور و تکبر کرنے والا نہ ہو۔

از جنگ و فتنہ بر کراں باش۔ فروتن باش۔ جھگڑا اور فساد سے الگ تھلگ رہ۔ تواضع کرنے والا ہو۔

زندگی کن با خدائے تعالیٰ بصدق۔ و با نفس بہ قہر۔ و با خلق با انصاف۔ و با بزرگاں بخدمت۔ و با خرداں بہ شفقت۔ زندگی گزار اللہ تعالی کے ساتھ سچائی سے۔ اور نفس کے ساتھ زبردستی سے۔ اور مخلوق کے ساتھ انصاف سے۔ اور بڑوں کے ساتھ خدمت سے۔ اور چھوٹوں کے ساتھ مہربانی سے۔

و با درویشاں بموافقت۔ و با دشمناں بہ علم۔ و با عالماں بہ تواضع۔ و با جاہلاں بہ نصیحت۔
اور فقیروں کے ساتھ نرمی سے۔ دشمنوں کے ساتھ عقلمندی سے۔ عالموں کے ساتھ انکساری سے۔ اور نادانوں کے ساتھ خیر خواہی سے۔



درس فارسی

شرح

فارسی کی پہلی

تالیف

مفتی رقیب الاسلام

خادم تدریس جامعہ دینیہ منصوریہ مدرسہ

ناشر

مکتبہ قاسمیہ، چوناری، گوالپارہ، آسام